بسم اللہ الرحمن الرحیم

والعصرِ ۝ اِنَّ الانسانَ لفی خُسرٍ ۝

جامعہ عثمانیہ کا علمی، تحقیقی و دعوتی ترجمان

اکتوبر ۱۹۹۹ء

جمادی الثانی ۱۴۲۰ھ

پشاور

پاکستان

العصر

مصور

ماہنامہ

مدیرِ مسئول

مُفتی غلامُ الرّحمٰن

جامعہ عثمانیہ

نوتھیہ روڈ پشاور

آڈٹ بیورو سرکولیشن کی مصدقہ اشاعت

ماہنامہ العصر پشاور

جامعہ عثمانیہ پشاور کا ترجمان

مجلس مشاورت
مولانا حسین احمد
مفتی نجم الرحمٰن

قانونی مشیر
جناب نثار خان ایڈووکیٹ

جلد نمبر ۵ شمارہ ۱۰

اکتوبر ۱۹۹۹ء جمادی الثانی ۱۴۲۰ھ

پشاور صدر - صوبہ سرحد پاکستان
بکس نمبر ۱۲۰۹ پشاور صدر
فون دفتر نمبر ۰۹۱-۲-۴۳۵[illegible]

زیر سرپرستی حضرت مولانا سید شیر علی شاہ زید مجدہم حضرت مولانا حکیم لطف الرحمٰن صاحب زید مجدہم

قیمت -/10 روپے

فہرست مضامین

امریکی سامراج کی بے جا مداخلت	اداریہ	۲
محاسن القرآن	مفتی غلام الرحمٰن	۶
حضرت مولانا عبد القدیر صاحب کی بیعت و طریقت	مولانا صوفی عبد الحمید سواتی	۹
دار الافتاء	مفتی غلام الرحمٰن	۱۹
عہدوں کی تقسیم بہ لحاظ کوٹہ سسٹم	مفتی ذاکر حسن نعمانی	۲۲
اکابر کا عشق رسول ﷺ	قاضی محمد ارشد الحسینی	۳۲
اخبار الجامعہ	مولانا تحمید اللہ جان	۳۷
دنیا راہ گذر ہے	مولانا فداء الرحمٰن درخواستی	۴۶

پبلشر و دفتر
مفتی غلام الرحمان نے وحدت پرنٹنگ پریس خیبر بازار پشاور سے چھپوا کر
دفتر ماہنامہ العصر جامعہ عثمانیہ کالونی نوتھیہ روڈ پشاور صدر سے شائع کیا

بدل اشتراک فی پرچہ ۱۰ روپے سالانہ اندرون ملک ۱۰۰ روپے بیرون ملک ۳۰ ڈالر کی قیمت

العصر اور آپ کی ذمہ داری

جن حضرات کی رکنیت کا ایک سال پورا ہو رہا ہے ان سے درخواست ہے کہ نئے سال [illegible]
اپنا چندہ مبلغ =/150 : روپے) سالانہ مقامی نمائندگان کے ذریعہ یا بذریعہ منی آرڈر [illegible]
العصر کو بھیج دیں تاکہ اس کر تور منگالی۔ ناموافق فضا اور ابتدائی حالات کے ہوتے ہوئے
اپنا خوشگوار سفر جاری و ساری رکھ سکے۔
چندہ کے اختتام پر اطلاع دینے کے بعد بھی کسی رکن کی طرف سے زر تعاون موصول نہ [illegible]
(وی۔ پی) بھیجا جائے گا۔ جس کا وصول کرنا رکن کا اخلاقی اور مذہبی فریضہ ہے۔

ادارہ العصر کے نمائندگان حضرات

1- خان بادشاہ :- سٹور سپروائزر چراٹ سیمنٹ فیکٹری پوسٹ بکس 28 ضلع نوشہرہ
2- مولانا فصیح الرحمان صاحب :- 229/A بلاک اے شیر شاہ کالونی کراچی 29
3- مولانا مفتی محمد کمیل :- منیر برادرز نیو روڈ منگورہ سوات
4- مولانا ضیاء الرحمان :- حبیب جنرل سٹور جان مارکیٹ [illegible] ضلع نوشہرہ
5- شاہ نواز صاحب :- گاؤں باندہ میر خان ڈاکخانہ [illegible] ضلع ہری پور ہزارہ
6- حمید خان و ظاہر شاہ :- پاکستان ٹوبیکو کمپنی اکوڑہ خٹک [illegible] ضلع نوشہرہ
7- مولانا شمشاد علی صاحب :- ناظم اعلیٰ دار العلوم سعیدیہ اوگی ضلع مانسہرہ۔
8- قاضی محمد طیب :- مقام عمرزئی ضلع چارسدہ
9- جناب غنی الرحمان :- غنی فوٹو سٹیٹ مل روڈ مردان
10- مولانا خلیل اللہ حقانی :- مقام روپ کی تحصیل الائی ضلع بٹ گرام
11- مولانا خواجہ عبد الماجد صدیقی :- خانیوال ایک مینار والی مسجد
12- مولانا مفتی محمد زرین شاکر خطیب جامع مسجد صدیق اکبر محلہ پٹھان [illegible] آباد
13- حاجی محمد حسین - حسین انٹرپرائزز ڈھیری باغبانان پشاور
14- مفتی دلبر شاہ - مدرسہ عربیہ اظہار الاسلام پنڈی روڈ چکوال
15- قاری ولی اللہ - خطیب (پی ڈی) پشاور

Scanned with CamScanner

صدائے عصر

مفتی غلام الرحمن

امریکی سامراج کی بے جا مداخلت

گورنمنٹ برطانیہ کے نمائندے (وائسرائے) کا رویہ لب ولہجہ اور کردار و گفتار ہم نے کب آنکھوں سے نہیں دیکھا اور کیسے دیکھتے؟ یہ تو ہماری پیدائش سے پورے سات سال قبل کے واقعات ہیں پھر بھی ہمیں کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں کہ اس وقت حاکم لوگوں کا رویہ کیا تھا؟ وہ پورے برصغیر کو غلام سمجھ رہے تھے ظاہر ہے کہ آقا کا رویہ جیسے ہوتا تھا وہی وہ لوگ ہمارے ساتھ رکھتے تھے۔ گورنمنٹ برطانیہ کے اہلکاروں کو ہمارے ساتھ جابرانہ رویہ رکھنے پر حق بجانب کہنے پر میں شرم محسوس کرتا ہوں کیونکہ سفید چمڑے والے کو ظلم و ستم برپا کرنے پر حق بجانب کہنا اکابرین کی قربانیوں سے غداری کے مترادف ہے۔ آخر اس قوم کو حکمرانی کا کیا حق تھا جو دھوکہ سے ہمارے ملکی وسائل پر قابض ہو کر ہم سے اقتدار چھین گئی پھر بھی اگر وہ کچھ کرتے تو محکوم ہوتے ہوئے اتنا احساس نہیں تھا جو احساس ۱۹۴۷ء کی آزادی کے بعد ہو رہا ہے۔ اگرچہ آج ہم جغرافیائی نقشہ پر آزاد پاکستان کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں ہم اپنے آپ کو آزاد قوم سمجھ رہے ہیں لیکن امریکی سامراج کے لب ولہجہ اور رویہ کے ہوتے ہوئے اپنے آپ کو آزاد سمجھنا خوش فہمی کے سوا کچھ نہیں۔ آیئے دیکھئے امریکہ بہادر ہمیں کہاں خود مختاری کا حق دے رہا ہے۔ اور ہمیں کہاں تک آزاد سمجھ رہا ہے۔

گزشتہ دنوں اسلام آباد کے تبلیغی اجتماع کے موقعہ پر مولانا طارق جمیل صاحب گشت کرتے ہوئے حکمرانوں کے ایوان تک پہنچ گئے۔ اخباری اطلاعات کے مطابق وزیر اعظم صاحب نے آپ کو کابینہ سے خطاب کی دعوت دی۔ (حکمرانوں کی ذمہ داریاں) کے موضوع پر آپ نے کابینہ کے سامنے ایک لیکچر دیا لیکن دوسرے دن اخبارات میں یہ اطلاع

...بعض یورپی ممالک نہایت راز داری کے ساتھ اس امر کی
...علوم ہوا ہے کہ امریکہ اور
...رہے ہیں کہ تبلیغی جماعت کے رہنما اور ممتاز عالم دین ڈاکٹر طارق جمیل صاحب کو
...خطاب کی دعوت کیونکر دی گئی؟ ذرائع کے مطابق امریکہ کے ایک سینئر سفارت کار
...وفاقی وزیر سے رابطہ کے دوران استفسار کیا کہ ڈاکٹر طارق جمیل کو کابینہ سے خطاب کی
...حالات میں دی گئی۔ مختلف سفارت کار یہ بھی جاننے کی کوشش کر رہے ہیں کہ
...نے کابینہ مین کن ایشوز پر خطاب کیا تھا امریکہ اور بعض یورپی ملکوں نے طالبان
...طارق جمیل کے خطاب کا متن حاصل کرنے میں دلچسپی ظاہر کی ہے۔

...ہم کیسے آزاد ہیں؟ کیا آزادی کے مفہوم سے ہم نابلد ہیں کہ ہم غلامی کو آزادی
...ہیں یا ہم نصف صدی گزارنے کے باوجود خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوئے اور
...دھوکہ کا شکار ہیں۔ کیا یہ ہماری آزادی ہے جہاں ہم پر کسی عالم دین کی تقریر سننے کی
...؟ کیا یہ ہمارا ملک آزاد ہے جہاں اس ملک کے محافظین (فوج) میں دینی رجحان اور
...برداشت نہیں کیا جارہا۔ کیا یہ آزاد ملک کی انتظامیہ ہے جہاں کلیدی مناصب
...نے کے لئے امریکہ سے کلیرنس لینا پڑتا ہے۔ کیا اس کو آزاد ملک کہا جائے گا۔ جہاں
...حزب اختلاف کو سبق سکھانے کی دھمکی دی جارہی ہو تاکہ وہ حکومت کے خلاف
...ئے۔ کیا یہ آزاد ملک کی حکمرانی اور اقتدار ہے جہاں ارباب اقتدار مسند اقتدار تک
...لئے امریکہ کے سامنے سجدہ ضروری سمجھتے ہیں اور پھر اقتدار کو دوام دینے کے لئے
...کا طواف واحد ذریعہ تحفظ سمجھتے ہیں۔ اس لئے یہ ناقابل تردید حقیقت ہے کہ ہم
...زاد ہیں لیکن کام کے غلام ہیں۔ اور آج تک ہم غلامی کی زندگی گزار رہے ہیں کہ
...معاملات میں دخل اندازی کر کے ہم سے پوچھا جارہا ہے تم نے اس مجلس میں
...تقریر کی ہے اور اس تقریر کے موضوع کے انتخاب کی وجہ پس منظر کیا ہے۔ اس
...نہیں کہ اگر ہماری غفلت یوں ممتد رہی تو وہ دن دور نہیں کہ نماز پڑھنے پر پابندی

عائد ہو جائے اور عبادات میں وقت گزارنا تضیع سمجھ کر اس سے باز رکھنے کے لئے ... سہارے کی تلاش کی ضرورت پڑے۔

آج تک ہمیں آزادی کا جو دھوکہ دیا جا رہا ہے اس میں نام نہاد جمہوریت بطور ہتھیار استعمال ... ۔ جمہوریت کا سہارا لیکر ہمیں غلام بنایا گیا ورنہ جہاں کہیں جمہوریت کی جگہ مارشل لاء ... میں دشمن کے مقاصد پورے ہو رہے تھے وہاں مارشل لاء کی چھتری کے سایہ میں ... کھیلے گئے آج تک ملک میں جتنے مارشل لاء لگوائے گئے اس کی منظوری پہلے امریکہ ہمارا ... جاتی رہی اور جب تک موزوں سمجھتے رہے جمہوریت کی جگہ مارشل لاء حکومت کی حمایت ... اگر امریکہ کو واقعی جمہوریت پیاری ہے تو پھر الجزائر میں عوام کے فیصلہ پر کیوں شب خون ... گیا۔ ترک میں اربکان کی حکومت کیوں ختم کی گئی اور آج افغانستان کے اٹھائیس سو ... حکمران طالبان حکومت کو کیوں تسلیم نہیں کیا جا رہا ۔ کیا یہ جمہوریت کا تقاضا نہیں ... اکثریت کے فیصلہ کے سامنے سر تسلیم خم کیا جائے۔ اور طالبان کو جائز حکمران سمجھا جا ... جمہوریت کا یہ سبق ہندوستان کو کیوں نہیں پڑھایا جا رہا ہے جہاں کشمیر کے مظلوم مسلمانوں ... حق خود ارادی غصب کرنے پر امریکہ اس کی پشت پناہی کر رہا ہے۔ کیا یہ جمہوریت کا ... ہے۔ کہ اتحاد کر کے عراق اور سوڈان پر حملہ آور ہو اور وہاں تباہی کا بازار گرم کرے۔ میرے ... خیال میں یہ جمہوریت نہیں بلکہ امریکی مفادات کے تحفظ کا مسئلہ ہے کہ پوری دنیا ... کا معیار اپنے مفادات کا تحفظ ہے۔ جس کو ہر ملک کے ذوق کے مطابق الفاظ کا جامہ پہنایا ... امریکہ کی ان نازبرداریوں اور بے جا مداخلت میں فعال کردار ہمارے اقتدار کے بھوکے ... لیڈروں کا ہے۔ کہ مسند اقتدار تک پہنچنے کے لئے امریکہ کے سوا کوئی دوسری راہ ان کو ... نہیں آتی۔ حالانکہ دنیا میں کئی ممالک ہیں جنہوں نے اپنا تشخص قائم کر کے امریکہ کی حمایت ... کی ضرورت محسوس نہیں کی چنانچہ سوڈان عراق ۔ ایران اور افغانستان وہ ممالک ہیں ... جنہوں نے مقابلہ کر کے ہر سخت مرحلہ میں امریکہ کے سامنے سر تسلیم خم کرنے سے ... کیا آج خود امریکہ ان کے استقلال خودداری اور جذبہ حب الوطنی کو سلام پیش کرتا ہے۔ لیکن ...

... یہ مرحلہ بڑی قربانیوں کے بعد آیا۔ خون کا نذرانہ پیش کر کے یہ مقام حاصل کیا گیا۔ ... ہم ہمیشہ کے لئے چادر سے زیادہ پاؤں پھیلاتے ہیں۔ ہمارا ملک اگرچہ ترقی پذیر ہے لیکن ہمارے اخراجات ترقی یافتہ ممالک سے زیادہ ہیں ۔ ہم ایسے غیر ضروری ... کے عادی بنے ہوئے ہیں جن کے لئے ہمیں ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف کے جال میں ... ہے۔ جو امریکہ کے مفادات کی تکمیل کے سب سے بڑے آلہ کار ہیں۔ جب ہم ان ... اداروں کے سامنے بھیک مانگنے سے عار محسوس نہیں کرتے ہیں تو پھر امریکہ یقینا ... جارحانہ رویہ اپنائیگا۔ ہمیں کسی ایسے موثر دے کی ضرورت نہیں جس سے ہماری غیرت ... از ہم یہ مراعات لیکر کیا کریں گے جس کے بدلے ہم آزادی بیچ ڈالیں۔ آیئے اللہ ... سے عہد کیجئے کہ بحیثیت مسلمان ہم ایک اللہ تعالیٰ کے غلام رہیں گے۔ خودداری اور ... احساس کر کے امریکہ یا یہود و ہنود کی غلامی کی زنجیریں توڑ ڈالیں گے۔ یہی ہماری ... ہے۔ اور یہی ہمارا تشخص ہے۔

والعصر ان الانسان لفی خسر

خادم الرحمٰن عفی عنہ

۱۷/۲ / ۱۴۲۰ھ

... ہوتا ہے۔

مقبیہ صفحہ ۸ سے

... اگر کہیں کسی مثال میں الہام کوئی ... بیان کرتے وقت کسی مثال کا سہارا لینا جائز ہے ... ہو تو یہ مانع اور رکاوٹ نہیں بننا چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ امثال جوں کی توں نقل ہوتی ... اوقات کسی ادنیٰ تغیر امثال سے مقصودی معنی مراد لینا مشکل ہوتا ہے۔ ایسا ہی یہ ممکن ... ایک بات کسی ایک شخص کی ہدایت کا ذریعہ ہے۔ لیکن دوسرے شخص کے لئے گمراہی ... اسباب مہیا کرے۔ جس کی ذہنی اور فکری آبیاری آب ہدایت سے ہوئی ہو تو قرآن کی ... لیکن اس کے ایمان کی زیادتی کا ذریعہ ہے۔ ورنہ کفار کی بے دینی اس سے بڑھ سکتی ہے۔

محاسن القرآن

ان الله لايستحی ان يضرب مثلا ما بعوضة فما فوقها فاما الذين
فيعلمون أنه الحق من ربهم واماالذين كفروا فيقولون ماذا اراداللہ
مثلا يضل به كثيرا ويهدی به كثيرا وما يضل به الا الفاسقين O الذين
ينقضون عهدالله من بعد ميثاقه ويقطعون ما امرا الله به أن يوصل
يفسدون فی الارض اوليئك هم الخسرون O

ترجمہ:۔بے شک اللہ تعالیٰ اس سے نہیں شرماتا کہ وہ مچھر یا اس سے بڑھ کر کسی چیز کی مثال بیان کرے پس وہ لوگ جو ایمان لائے وہ تو اس کو اپنے رب کی طرف سے صحیح جانتے ہیں اور جو لوگ کافر ہیں وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے لئے اس مثال کو بیان کرنے سے کیا غرض ہے (جواب دیا گیا) اس مثال کے ذریعہ وہ بہت سوں کو گمراہ کرتا ہے اور بہت سوں کو ہدایت دیتا ہے۔اور گمراہ نہیں کرتا۔اس کے ذریعہ مگر ان لوگوں کو جو مقررہ حدود سے گزرے ہیں۔یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ سے مضبوط عہد کر کے توڑ دیتے ہیں اور جس کے جوڑنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اس کو کاٹتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو نقصان میں پڑے ہوئے ہیں۔

محاسن:۔گذشتہ آیات میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کی صداقت اور حقانیت کا اعلان کر کے مخالفین کو جہنم سے ڈرایا گیا اور ماننے والوں کو جنت اور اس کی نعمتوں سے خوشخبری دی گئی۔ان آیات میں کتاب اللہ پر دشمنان اسلام کے ایک اعتراض کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ ممکن ہے یہ اعتراض مشرکین مکہ نے اٹھایا ہو یا بعض روایات کی رو سے یہود یا منافقین کا ہو کہ یہ کیسی کتاب ہے جس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو رہی ہے۔حالانکہ اس کتاب میں مثالیں بیان ہوتی ہیں بسا اوقات حقیر اشیاء مچھر اور مکڑی کا تزکرہ بھی ہوا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کی عظمت شان کو مد نظر

رکھا جانا مشکل ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہو۔اللہ تعالیٰ کا ان مثالوں کے ذکر کرنے سے کیا تعلق ہے۔

قرآن نے عجیب انداز میں اس سوال کا جواب دیا۔در حقیقت یہ ایسے لوگوں کے اذہان کی پیداوار ہے جو "اقبال" کے مقاصد سے نابلد ہیں اور یا غفلت آمیز رویہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔ مثال کا بنیادی مقصد سامعین کو سمجھانا ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ جب اپنی مخلوق کو اپنا دین سمجھاتا ہے تو اس میں مچھر یا اس سے بڑھ کر کسی چیز کی مثال کا تذکرہ بھی فرماتے ہیں اور اس کو چھوڑتے نہیں تاہم سامعین پر اس کے مختلف اثرات مرتب ہوتے ہیں جو لوگ ایمان والے ہیں وہ یہ مثال اپنے رب کی طرف صحیح مانتے ہیں البتہ جو لوگ کافر ہیں وہ پکار اٹھتے ہیں اللہ تعالیٰ کا اس مثال سے کیا تعلق ؟ یہی اس مثال کا اولین فائدہ ہے کہ سننے والے دو طبقوں میں بٹ گئے۔ایمان والوں کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنا اور کفار کی گمراہی اس کی وجہ سے مزید بڑھ گئی۔چنانچہ قرآن نے واضح کیا۔اللہ تعالیٰ اس مثال کے ذریعہ کئی لوگوں کی ہدایت اور کئی لوگوں کی گمراہی کا فیصلہ کرتا ہے۔لیکن یہ طبقاتی جنگ قرآن کا بالذات اثر نہیں قرآن تو سراپا پیغام ہدایت ہے۔یہ جنگ سامعین کی فکری اور نظریاتی تفاوت سے شروع ہوتی ہے ۔اس کی مثال بارش کی طرح ہے جہاں بھی بارش برسے تو سرسبز و شادابی اور زرخیزی اس کا نتیجہ ہے لیکن یہ اثر وہاں ظاہر ہوگا جہاں زمین میں اس کی صلاحیت موجود ہو ورنہ جس زمین میں گندگی اور نجات پڑی ہو تو بارش سے بدبو پھیلےگی۔چنانچہ قرآن یا اس کی کسی مثال سے صرف وہی لوگ گمراہ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود پائے مال کر کے فسق و فجور کے مرتکب ٹہرے۔پھر قرآن نے "فاسقین" کی تین خوبیاں بیان کیں تاکہ معاشرہ میں ان کا تعین ہو سکے۔

"الذين ينقضون عهدالله" ﴿فاسقین﴾ کی پہلی خصوصیت بیان ہو رہی ہے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے پکے وعدے توڑ ڈالے اگرچہ اللہ تعالیٰ سے وعدہ کرنے کا دائرہ وسیع ہے لیکن اس سے وہ وعدہ مراد لینا زیادہ مناسب ہے جو عالم ارواح میں اللہ

تعالیٰ نے پوری انسانیت سے اپنی ربوبیت اور اپنے آخری پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی رسالت کا لیا ہے اور ﴿فاسقین﴾ نے گمراہی کی راہ اپنا کر اللہ تعالیٰ سے اس کے
لئے ہوئے وعدہ کو پورا نہیں کیا۔

ویقطعون ما امر اللہ سے دوسری کمزوری بیان ہو رہی ہے کہ ان لوگوں نے ہر اس تعلق
کو توڑ ڈالا جس تعلق کے جوڑنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے بے دینی کا علمبردار جب خالق سے
ربوبیت کے رشتے کی لاج نہ رکھے تو دوسری مخلوق سے تعلقات کا کیا خیال رکھے گا۔ چنانچہ
موجودہ معاشرہ اس کی دلیل ہے جس سوسائٹی میں دینی اقدار کا غلبہ ہو وہاں والدین، اولاد،
رشتہ دار، دوستی، تلمذ اور دوسرے تعلقات کا خیال رکھا جاتا ہے۔ لیکن بے دین معاشرہ میں اور
تعلقات کی رعایت تو درکنار بوڑھے والدین بے چارے کو اولڈ ھاؤسز کے حوالہ کئے جاتے
ہیں تاکہ بوڑھے بے چارے جوانوں کے آرام میں خلل ڈالنے کا ذریعہ نہ بنیں۔

ویفسدون فی الارض :- یہ فاسقین کی تیسری نشانی ہے جو ہمیشہ کے لئے زمین میں فتنہ و
فساد برپا کرنے کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان تین خوبیوں والے دنیا و آخرت
میں خسارہ میں رہیں گے۔ ان صفات کے ہوتے ہوئے ان کی کامیابی کی امید رکھنا جوئے شیر
لانے کے مترادف ہے۔

فسق کا دائرہ کار

فسق شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کی نافرمانی کے ارتکاب کو کہا جاتا ہے اس کا
دائرہ کار بڑا وسیع ہے کبھی اس کا اطلاق کسی گناہ صغیرہ کے اصرار پر ہوتا ہے اور کبھی گناہ کبیرہ
کے مرتکب کو مسلمان جانتے ہوئے فاسق کہا گیا۔ لیکن جب بے دینی کے بار بار ارتکاب سے
اتنی جرات پیدا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ ہر قانون کو چیلنج کیا جائے یہاں تک کہ اپنے
خالق کی ربوبیت اور حاکمیت سے انکار ہو تو پھر ایمان سلب ہو کر کفر کا دائرہ شروع ہوتا ہے۔ یہ
فسق کا بلند ترین درجہ ہے اور ان آیات میں فسق کا یہی مرتبہ مراد ہے۔ آیات پر غور کرنے

ضرت مولانا عبدالقدیر صاحب کی بیعت طریقت

شیخ التفسیر حضرت مولانا صوفی عبدالحمید صاحب سواتی

ت مولانا عبدالقدیر صاحب کی بیعت طریقت ---- آپ نے حضرت مولانا ڈاکٹر
ان فاضل دارالعلوم دیوبند کی ہاتھ پر بیعت کی تھی، ڈاکٹر صاحب حضرت مدنی” کے
ور مرید بھی ہیں۔ لیکن آپ حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب خلیفہ مولانا عبدالغفور
ے نقشبندی طریقہ میں مجاز ہیں، یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ علم حدیث میں روایۃ الاکابر
الاصاغر ہوتی ہے یا اخذ الاکابر عن الاصاغر ہوتا ہے کیونکہ ڈاکٹر صاحب تو
ے تلامذہ کے مثیل ہیں لیکن نسبت کی بلند ہونے کی وجہ سے یہ معاملہ ہوا ہے چنانچہ
حضرت شیخ ابوسعید مخزومی” جو شیخ عبدالقادر جیلانی” جو شیخ عبدالقادر جیلانی” کے
مرشد تھے جب شیخ عبدالقادر جیلانی” درجہ کمال تک پہنچے تو شیخ ابوسعید” نے ان کے ہاتھ
ت کرلی تھی۔

ے شیخ ابراہیم بلیاوی” نے اپنے تلمیذ و شاگرد شاہ وصی اللہ تال نرجا والے (جو حضرت
ی کے مجاز تھے) کے ہاتھ پر بیعت کرلی تھی۔ اسی طرح حضرت خواجہ عثمان موسازئی
ب والوں کے فرزند خواجہ سراج الدین جو حضرت مولانا حسین علی” واں بھچراں والے
ے شاگرد تھے، اکثر کتب درسیہ ان سے پڑھی تھی لیکن مولانا حسین علی” نے خواجہ سراج
ین کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ شیخ عبدالعزیز دباغ کے بہت سے مریدین علم میں ان سے
ن تھے لیکن نسبت شیخ کی بلند تھی، حضرت مولانا گنگوہی” نے فرمایا ہے کہ سید احمد شہید”
نسبت اپنے استاذ و مرشد شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی” سے بلند تھی اسی وجہ سے شاہ
ائیل شہید” اور مولانا عبدالحی” جو علم و فضل میں بہت بلند تھے لیکن بیعت سید احمد شہید”
ہاتھ مبارک پر کی تھی تاحین حیات انہیں کے ساتھ وابستہ رہے اور جام شہادت نوش

فرمایا خدا رحم کند ایں عاشقان پاک طینت

شیبان راعیؒ کی مجلس میں امام احمدؒ کی حاضری پر بعض لوگ معترض تھے کہ امام احمدؒ نے ...
ھذا وفق لما اغفلناہ " علم ہم ان سے زیادہ جانتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ ہم سے ...
جانتے ہیں۔ حضرت اویس قرنیؒ سے حضرت عمرؓ نے درخواست دعا اور حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کے فرمان سے امت کے حق میں دعاء مغفرت کی درخوسات کی کیونکہ وہ مقبولین ...
میں سے اپنی نوعیت کے واحد شخص تھے۔

مولانا سعید احمد اکبر آبادیؒ نے شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریاؒ کی خدمت میں حاضر
ہو کر عرض کیا کہ حضرت میں نے پہلے خیال نہ کیا اکابر سب یکے بعد دیگرے رخصت ہو گئے
حضرت شاہ انور کشمیریؒ، مولانا شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ، مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری
وغیرہ اب تو آپ ہی رہ گئے ہیں مجھے بیعت کر لیں تاکہ میرا بھی اس سلسلہ میں تعلق قائم ہو
جائے۔ شیخ زکریا صاحبؒ نے فرمایا کہ آپ کو بیعت کی ضرورت نہیں ہے آپ کا قلب ...
کی طرح شفاف ہے اور آپ کو سب بڑے اکابر کی مجلس اور صحبت نصیب ہوئی ہے لہذا بیعت کی
ضرورت نہیں ہے البتہ چند اوراد آپ کو بتا دیتا ہوں وہ پڑھتے رہیں۔

احقر عبدالحمید سواتی عرض کرتا ہے کہ احقر کے پھوپھی زاد بھائی سید فتح علی شاہ
مرحوم جنہوں نے مجھے ۲۸-۱۹۲۷ء کے زمانہ میں عربی کا ابتدائی قاعدہ پڑھایا تھا اور ...
قرآن شریف بھی۔ احقر ۱۹۴۲ء میں دیوبند سے فارغ ہو کر آیا تو انہوں نے مجھ سے ...
پارے قرآن کریم کا ترجمہ مع تفسیر کے پڑھا فللہ الحمد علی ذالک ۔

حضرت مولانا عبدالقدیر صاحب اپنے پیرو مرشد کی طرف ایک مکتوب میں لکھتے ہیں۔
بخدمت اقدس حضرت پیرو مرشد مولانا المکرم زاد اللہ مجدکم و عم فیوضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
میری بیعت کا مقصد صرف حضرات صوفیہ کرام سے نسبت قائم کرنا ہے ان سے محبت ...
ذریعہ نجات اور عمل صالح سمجھتے ہوئے عقیدت مندی سے بیعت کی گئی ہے۔ زمانہ ...

... تعلیمی خدمت کے ساتھ مزید اور اوراد و اذکار کا نبھانا مشکل ہے اپنا معمول جو سابقہ کا
... ہے آپ کے بتائے ہوئے عمل کو بھی ادا کرتا ہوں مقصود صرف رضائے
... اخلاص کے ساتھ کسی خواہش کو پیش نظر نہیں رکھتا نہ دنیوی مال کی وسعت نہ نام کی شہرت بلکہ
... دنیوی کی زندگی بہتر معلوم ہوتی ہے لا تجعل الدنیا اکبر ھمنا ولا مبلغ علمنا کی
... کرتا ہوں بعض لوگ وظائف مالی ترقی یا وجاہت کے لئے کرتے ہیں میں ان دونوں سے
... کرتا ہوں اللھم اکفنی بحلالک عن حرامک واغننی بفضلک عمن سواک ۔ کی
... بارگاہ الٰہی میں کرتا ہوں یہ دونوں جناب سرور کائنات کی تعلیم ہے۔
البتہ بیعت میں فرمان نبوی ﷺ انما الطاعۃ فی معروف کا لحاظ رکھتا ہوں اس
لئے بعض چیزوں میں کچھ متامل رہا۔ آثار بیعت ظاہر ہوں یا نہ ہوں مجھے جو چیز مقصد تھی وہ
حاصل ہو چکی ہے اور وہ نسبت ان صوفیہ حضرات سے قائم کرنا ہے وہ الحمد للہ نصیب ہو چکی
ہے مجھے یہی بس ہے اگر کوئی جدید کیفیت پیش آئی تو عرض کر دوں گا۔

والسلام علیکم

احقر الانام عبدالقدیر عفی اللہ عنہ

زموَمن پور براستہ غورغشتی ضلع اٹک

☆ احقر عبدالحمید سواتی نے مولانا عبدالقدیر مرحوم کو قریب سے دیکھا ہے، نماز باجماعت
کے بہت پابند تھے اور طلباء سے بھی شدید پابندی کراتے تھے کبھی تادیباً مارتے بھی تھے، رات
کے آخری حصہ میں تہجد کی نماز بھی مختصر سی پڑھتے تھے اگر امام کسی وقت نہیں ہوتا تھا تو نماز
بھی خود پڑھاتے تھے، مغرب کی نماز کے بعد چھ نوافل بھی پابندی سے ادا فرماتے تھے اگر کبھی
درس قرآن دینے والے بزرگ نہ ہوتے تو درس قرآن بھی دیتے تھے، حضرت شیخ الاسلام
مولانا مدنیؒ اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ساتھ ان کے انگریز مخالف
کارناموں اور نظریات کی وجہ سے والہانہ عقیدت و محبت رکھتے تھے، امیر شریعت کی تقریر اگر
قریب ہوتی تو ضرور سننے کے لئے جاتے تھے، سبق کا ناغہ کبھی نہیں کرتے تھے سفر کے سوا۔

عام علماء کی طرح کسی سے رشک ورقابت یا حسد و بغض نہیں رکھتے تھے علماء اکثر احساس کمتری
میں مبتلا ہوتے ہیں۔ مولانا اس قسم کی تمام آفاق سے خالی تھے' صاف دھلے ہوئے کپڑے بغیر
استری کے ہی زیب تن فرماتے تھے' احقر نے تقریباً تین سال دوران تعلیم آپ کی خدمت
میں گزارے تھے' شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز صفدر تو آپ کے اجل تلامذہ میں سے ہیں
ان کی ذہانت اور فطانت کی وجہ سے مولانا ان کا بہت خیال فرماتے تھے لیکن احقر اپنی طبعی
خاموشی اور مسکینی اور اس لئے کہ صبح کی نماز باجماعت ادا کرتا تھا اس لئے احقر کا بہت لحاظ
فرماتے تھے-

حضرت مولانا عبدالقدیرؒ قصبہ مومن پور ضلع اٹک میں بیسویں صدی کے ابتدائی سالوں میں
پیدا ہوئے- ابتدائی تعلیم وہاں ہی حاصل کی' علاقہ چھچھ بڑا مردم خیز علاقہ رہا ہے' بڑے بڑے
نامی گرامی علماء کرام اس علاقہ میں پیدا ہوئے تھے- آپ نے پنجاب کے مشہور عالم دین مولانا
غلام رسول بہ بلیانی والا ضلع گجرات جو دو یا تین واسطوں سے مولانا غلام جیلانی اشغری پشاور
کے شاگرد تھے اور غلام جیلانیؒ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز دہلویؒ کے شاگرد تھے- یہاں
سے فارغ ہونے کے بعد سہارنپور اور دارالعلوم دیوبند میں مختلف اساتذہ سے پڑھتے رہے-
حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ اس وقت ڈابھیل سملک ضلع سورت میں جامعہ اسلامیہ میں
تھے مولانا انور شاہ کشمیریؒ کے درس حدیث میں شامل ہو گئے' ایک سال تک حدیث پڑھ کر
دوسرے سال سماع کرتے رہے' علم حدیث میں بڑی مناسبت تھی آپ کو پھر کچھ عرصہ وہاں
ہی تدریس کرتے رہے پھر آپ اپنے ہم درس حضرت مولانا عبدالواحد سہالوی کی طلب پر
گوجرانوالہ مدرسہ انوار العلوم میں دس سال تک تدریس کرتے رہے پھر ڈابھیل والوں نے
دوبارہ ان کو بلا لیا' کچھ عرصہ وہاں کام کرتے رہے- دریں اثناء تقسیم ہند کا مرحلہ آ گیا تو واپس آ
گئے' پہلے اوکاڑہ میں مولانا عبدالحنان صاحب کے ساتھ جو ان کے ہم وطن بھی تھے اور ان سے
سینئر تھے ان کے ساتھ تدریس کرتے رہے' حالات کے تغیر و تبدل سے فقیر والی چلے گئے

وہاں تدریس و افتاء کا کام بھی کرتے رہے' پھر مولانا غلام اللہ خان مرحوم نے انھیں اپنے
مدرسہ میں طلب کیا' وہاں آخری عمر تک تدریس کرتے رہے' یہاں سے اپنے گھر مومن پور
نہ پہنچنا قریب تھا وہاں ہی آخری وقت میں جان جان آفرین کے سپرد کی' جنازہ آپ کے
تلمیذ شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز خان صاحب صفدر نے پڑھایا اور وہاں ہی سپرد خاک ہو
گئے انا للہ وانا الیہ راجعون-

احقر عبدالحمید سواتی نے حضرت مرحوم سے تین سال تک ۴۱-۴۰-۱۹۳۹ء
پڑھا تھا چنانچہ منقولات میں ملا حسن' حمد اللہ' قاضی مبارک' میر زاہد' ملا جلال' میر زاہد رسالہ
قطبیہ' میر زاہد امور عامہ' فقہ میں ہدایہ آخرین' تفسیر میں جلالین شریف مکمل' تفسیر بیضاوی
سورۃ بقرہ تک پڑھی تھیں' فلسفہ میں میذی اور شمس بازغہ کتابیں پڑھی تھیں- مولانا نہایت سادہ
لباس پہنتے تھے' طبیعت میں انکسار تھا' مشین کا بنا ہوا دیسی کھدر کا لباس ہوتا تھا اور معمولی سے
گلے پر دیسی بناوٹ کی لنگی سر پر باندھتے تھے' عام حالات میں کھدر کی معمولی چادر اوڑھتے تھے
سردی کے موسم میں چادر اوڑھ لیتے تھے' سادہ جوتا دیسی بناوٹ کا پہنتے تھے' طبیعت میں قدرتی
طور پر کسی قدر رعب تھا' بے تکلفی بہت کم کرتے تھے اور ہنستے بھی بہت کم تھے' آپ کا زیادہ
وقت دقیق کتابوں کے مطالعہ میں صرف ہوتا تھا بعض شروح اور فتح القدیر' بحر الرائق وغیرہ-
اسٹوو کا رواج عام تھا اکثر اپنے ہاتھ سے چائے تیار کر لیتے تھے کبھی کوئی ساتھی فارغ ہوتا تھا تو وہ
تیار کر دیتا' سالن بھی اسٹوو پر تیار کر لیتے تھے اور روٹیاں تنور سے منگوا لیتے تھے اپنے لئے اور
کوئی مہمان اگر ہوتا تھا اس کے لئے بھی-

اپنے دور میں حضرت مولانا عبدالقدیرؒ سب سے زیادہ اپنے استاذ گرامی حضرت
مولانا انور شاہ کشمیریؒ سے متاثر تھے' مولانا انور شاہؒ تمام علوم و فنون میں یکتائے روزگار تھے اور
علم حدیث میں تو ان کی نظیر مشکل تھی' قوت حفظ اور یادداشت تو متقدمین کی طرح تھی
وسعت مطالعہ اور علوم کا استحضار بے مثال تھا' قوت حافظہ کے اعتبار سے مولانا انور شاہؒ اور

Scanned with CamScanner

مولانا ابوالکلام آزادؒ اور شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ اپنی نوعیت میں یگانہ روزگار تھے پھر علوم قدیمہ اور علم حدیث میں مولانا انور شاہؒ کا پہلو زیادہ نمایاں تھا۔ مولانا عبدالقدیرؒ نے ان سے حدیث پڑھنے کے بعد ایک سال بخاری شریف کا سماع کیا پھر حضرت انور شاہؒ سے استفادہ کا موقعہ بھی زیادہ نصیب ہوا اس لئے ان کی عقیدت مولانا عبدالقدیر کے ذہن میں سب سے زیادہ تھی۔

حضرت مولانا عبدالقدیرؒ اپنے ایک مکتوب میں جو انہوں نے اپنے پیرو مرشد کی طرف لکھا تھا اپنی تمام تعلیمی سرگزشت لکھ دی ہے پہلے طالب علمی کے مختلف ادوار اور پھر تعلیم و تدریس کے تمام دور لکھے ہیں۔

(بعد السلام ---- جناب کا نوازش نامہ موصول ہو کر باعث مسرت ہوا آپ کی یاد آوری اور مقصد خیر میں شمولیت کی دعوت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے عرض خدمت ہے کہ میری اس وقت عمر اسی سال سے تجاوز کر چکی ہے، قویٰ ضعیف ہو چکے ہیں، بینائی میں شدید نقصان آچکا ہے، مشکل کام تعلیمی خدمت کی ذمہ داری سر انجام کرتا ہوں، مزید بوجھ اٹھانا حد گراں اور مشکل نظر آتا ہے، قضاء اور فتوی کی ذمہ داری میں کتب بینی کی مراجعت ضرور ہوتی ہے اتنی فرصت نہ ہمت نہ دماغ میں طاقت ہے کہ مطالعہ کر سکوں۔

لیکن آپ کا فرمان ایک دینی خدمت کے سلسلے سے متعلق ہے اس کا حق تو ادا نہیں کر سکتا لیکن حسب مقدور جو کچھ تعاون ہو سکا امتثال حکم کروں گا، زیادہ وقت دینا تو مشکل ہے ہاں بعض اہم معاملات میں یا طلب مسائل میں مجھ سے فرمائش کریں گے تو اپنی صوابدید پر خدمت کر دیا کروں گا باقی کوائف جو آپ نے دریافت فرمائے ہیں مختصراً عرض کرتا ہوں۔ ابتدائی درس نظامی کی تعلیم بقدر ضرورت حاصل کرنے کے بعد ۱۳۴۱ھ میں سہارنپور مدرسہ مظاہر العلوم میں ایک سال رہا اس کے بعد (۴۲ - ۴۳ - ۴۴ - ۴۵ھ) دیوبند میں حضرت مفتی عزیز الرحمٰن صاحب مرحوم، حضرت مولانا اعزاز علی صاحب، حضرت مو

مولانا ابراہیم صاحب بلیاوی، مولانا عبدالسمیع صاحب سے (جلالین، توضیح تلویح، مشکوۃ شریف، رسالہ قطبیہ وغیرہ پڑھیں۔ (۴۶، ۴۷ھ) میں واپس حضرت مولانا غلام رسول صاحب مرحوم بڑے استاذ (انہی والے) اور مولانا ولی چھوٹے استاذ مرحوم سے متعدد کتابیں ہدایہ آخرین، بیضاوی شریف اور متعدد فلسفہ کی کتابیں پڑھیں تھیں۔ اس کے بعد (۴۸-۴۹ھ) میں ڈابھیل ضلع سورت جاکر حضرت علامہ سید انور شاہ کشمیری مرحوم سے بخاری شریف اور حضرت مولانا صاحب عثمانی مرحوم سے ترمذی شریف اور بقیہ دورہ حدیث کی کتابیں اور اساتذہ سے اور سال دوم میں صرف بخاری شریف حضرت شاہ صاحب سے سنی اور تحریرات فراغت دو سال (۵۰، ۵۱ھ) میں گھر پر رہ کر درسیات مختلف فنون کی کتابیں پڑھاتا رہا کے بعد ۳ سال (۵۲ھ ۵۳ھ ۵۴ھ) ڈابھیل والے مدرسہ میں اور دس سال گوجرانوالہ انوار العلوم جامع مسجد متصل باغ شیرانوالہ میں درس نظامی کی کتابیں پڑھائیں اس کے سال پھر ڈابھیل والے حضرات نے بلایا، ان کی استدعا پر وہاں رہا، اس کے بعد پاکستان بن جانا ہند ہو گیا۔ کل ۱۷ سال پاکستان سے قبل تعلیمی گزارے، پاکستان بننے کے بعد ۲۲ حضرو میں ۳ اور ایک سال کے وقفہ کے بعد ۵ سال ضلع ساہیوال میں اور ۳ سال عیدگاہ مدرسہ میں اور تین سال گول چوک والے مدرسہ میں)۔

قدیر عفا اللہ عنہ

مارچ ۱۹۸۵ء

ابتدائی درجہ کی کتابیں پڑھ کر ۱۳۴۱ھ میں سہارنپور مدرسہ مظاہر العلوم میں مختصر معانی، میر قطبی کتابیں پڑھیں، اس کے بعد (۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵) دیوبند رہا، جلالین شریف مفتی عزیز الرحمٰن صاحب مرحوم سے، مشکوۃ شریف، شمس بازغہ حضرت مولانا ابراہیم صاحب مرحوم سے، ہدایہ اولین مولانا اعزاز علی مرحوم سے، تلویح، صدرا مولانا رسول خان صاحب سے، مقامات مولانا محمد شفیع صاحب مرحوم سے، رسالہ قطبیہ مولانا عبدالسمیع

Scanned with CamScanner

صاحب مرحوم سے پڑھیں۔

۴۶، ۴۷ھ انہی ضلع گجرات میں رہنا ہوا، عموماً کتابیں بڑے استاذ مولانا غلام رسول صاحب مرحوم سے پڑھیں، بیضاوی جلالین، میر زاہد امور عامہ، قاضی مبارک، مسلم الثبوت، مطول، عبدالغفور، متن متین وغیرہ اور بعض چھوٹے استاذ مولانا ولی اللہ صاحب مرحوم سے۔ اس کے بعد (۴۸، ۴۹ھ) ڈابھیل ضلع سورت دورہ کی کتابیں پڑھیں، بخاری شریف حضرت مولانا سید انور شاہ صاحب مرحوم سے اور ترمذی شریف مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی سے اور بقیہ مولانا سراج احمد صاحب مرحوم سے پڑھیں، ۴۹ھ سماع بخاری کیا۔

حضرت شیخ الحدیث واستاذ العلماء مولانا عبدالقدیر بمقام مومن پور علاقہ چھچھ ضلع اٹک مولانا عبدالرحیم کے گھر ۱۹۰۱ء میں پیدا ہوئے، آپ کے والد عالم تھے لیکن زمین دارہ کرتے تھے، دادا کا نام محمد حسن تھا قوم قریش سے تعلق تھا

تاریخ وفات ۱۰ جمادی الاولی ۱۴۱۱ھ دسمبر بروز منگل ۱۹۹۰ء میں ہوئی۔ مدت تدریس ۶۵ سال تھی۔

پرائمری تک تعلیم اپنے گاؤں کے سکول میں حاصل کی اس کے بعد دینی تعلیم کی تحصیل میں مصروف ہو گئے اپنے علاقہ چھچھ میں مختلف علماء سے ابتدائی تعلیم حاصل کرتے رہے خاص طور سے مومن پور کے قریب ہی جلالیہ میں مولانا سعد الدینؒ سے پڑھتے رہے، مولانا سعد الدینؒ حضرت مولانا عبدالحی لکھنوی فرنگی محلی کے شاگرد تھے پھر مظاہر العلوم سہارنپور میں اور اس کے بعد دارالعلوم دیوبند میں پڑھتے رہے، آخر میں ڈابھیل میں پہنچ کر حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ سے حدیث کی تکمیل کی۔

پیر و مرشد کی خدمت میں مکتوب

باسمہ سبحانہ وتعالی

خدمت جناب مخدوم عالی جاہ پیر طریقت حضرت مکرم زاد اللہ مجدکم

...عبدالقدیر بعد السلام علیکم عرض خدمت یہ ہے کہ گزشتہ خط میں بندہ نے اپنی ایک ...ہر کا اظہار کیا تھا کہ مجھ سے مزید اشغال کی بوجہ کم ہمتی ضعف بدنی نہ فرصت رہتی ہے نہ ...ولی کا موقعہ ملتا ہے، کبھی کچھ کر لیتا ہوں کبھی نہیں ہو سکتے اس لئے عملی میدان میں ترقی ...موقعہ نہیں ملتا میں ان حالات کو پہلے بھی جانتا تھا لیکن صرف اہل خیر سے رشتہ اور محض ...تعلق پیدا کرنا مقصد ہمت تھا۔

...نے ان اعذار کو میری کوتاہی پر محمل کر کے شاید ناراضگی فرمائی ہے، ہاں اپنی تقصیر کا ...اعتراف کرتا ہوں فی الحال تو میں تقریباً بیس پچیس دن سے مریض ہوں، مدرسہ کو آنا جانا بھی ...معطل ہو رہا ہے معمولی افاقہ کے بعد عریضہ بھیج رہا ہوں امید ہے کہ ناراضگی نہ فرمائیں گے ...تعالی تاخیر کی معافی فرمائے اور اسباب فضل ورحمت کی توفیق نصیب فرمائے آمین۔

طبیعت سفر کی اجازت نہیں دیتی لیکن کسی ضرورت سے کل جمعرات کو گھر کا ارادہ ...

...وہاں سب بر خورداران کو درجہ بدرجہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ معروض ہے۔

...السلام علیکم عبدالقدیر عفی اللہ عنہ

...راولپنڈی

...سبحانہ وتعالی

...خدمت حضرت مخدوم زاد اللہ مجدکم وعم فیوضکم

...السلام علیکم ورحمۃ اللہ - جناب کا عنایت نامہ موصول ہو کر کاشف احوال ہوا اللہ تعالی خیریت ...و سلامتی ایمان نصیب فرمائے آمین - آپ کا فرمودہ عمل حسب مقدور کرتا ہوں اس ...قبل میں کسی سلسلہ سے منسلک نہیں ہوا، بدنی قصور کی وجہ سے پابندی نہیں کر سکا، نہ ...نے اجازت دی نہ کتابی شغل سے فرصت پائی - جملہ اہل خیر مشائخ سے قلبی محبت رہی ...نی کمزوری شامل حال رہی جس کی وجہ سے کتب بینی کی نوبت بھی کم ہو سکی، اسی وجہ ...اوراد و اذکار کا معمول بھی باقاعدگی سے نہیں کر سکا۔

۱-۲

الحاصل اس سلسلہ میں ابتدائی منزل میں ہوں اللہ تعالیٰ مزید کی توفیق عطا فرمائے اور رضامندی کا راستہ آسان کرے۔ چند روز ہوئے سحری کو نیند میں کسی سے بات چیت میں کوئی آواز سے یہ کہہ رہا تھا اسی میں جاگ اٹھا' مدذ زندہ ہے 'اللہ کا نام زندہ ہے' اللہ کا نام لینے والا زندہ ہے' جاگنے کے بعد ان الفاظ نے مزہ دیا بار بار کہتا رہا' میں نے دفتر میں کہہ دیا ہے آپ کے نام کا رسالہ بھیج دیں گے آئندہ بھی انشاء اللہ ملتا رہے گا۔

والسلام علیکم و علی من لدیکم

بندہ عبدالقدیر عفی اللہ عنہ

بخدمت حضرت عالیجاہ پیر طریقت دام ظلہ و عز مجدہ

بعد السلام علیکم عرض یہ ہے کہ آپ نے شاگردوں کے متعلق دریافت فرمایا تھا اس وقت استحضار نہ تھا' اب خیال آیا کہ عرض کر دوں' مولانا سرفراز صاحب اور صوفی مولانا عبدالحمید صاحب کے علاوہ مولانا احسان الحق صاحب مہتمم و مدرس مدرسہ تعلیم القرآن راولپنڈی' مولانا محمد خلیل احمد صاحب خطیب جامع مسجد سکھر مدرس مدرسہ - مولانا محمد صابر صاحب صدر مدرس مدرسہ اشاعت القرآن حضرو- مولانا عبدالسلام صاحب مدرس مدرسہ اشاعت القرآن اور مولانا رشید احمد صاحب مہتمم مدرسہ کامل پور موسیٰ چھچھ ضلع اٹک' مولانا عبدالسلام صاحب خطیب فیکٹری واہ- یہ سب حضرات دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں جزاہم اللہ خیر الجزاء واللہ الموفق۔

طالب دعا بندہ عبدالقدیر عفی اللہ عنہ

از راولپنڈی

دارالافتاء

نماز جنازہ کا تکرار اور تدفین میں تاخیر

کیا فرماتے ہیں' علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ
(۱) ایک شخص کی لاش کراچی سے وطن لائی گئی- کراچی میں ایک بیٹے نے دوسرے ... کے ساتھ ملکر ایک دفعہ نماز جنازہ پڑھی ہے- کیا دوبارہ اس مرحوم پر دوسرے بیٹوں یا ... رشتہ داروں کے لئے نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں
(۲) نیز اگر لاش رات کو وطن پہنچے تدفین میں کوئی خاص عذر نہ ہو- صرف اس مقصد کی ... تک مؤخر کرنا کہ گاؤں والے مرحوم کو دیکھ سکیں- کیا یہ تاخیر جائز ہے-

... زروا

... مفتی

... وجاہت جلوزئی نوشہرہ

... وباللہ التوفیق

(۱) مسلمان میت پر نماز جنازہ پڑھنا مرحوم کا حق اور مسلمانوں کی مذہبی اور اخلاقی ذمہ ... ہے- لیکن کہاں کہیں ایک بیٹا نماز جنازہ میں شریک ہو تو یہ حق پورا ہو کر دوبارہ دوسرے ... یا دوسرے رشتہ داروں کے لئے نماز جنازہ پڑھنا ہمارے نزدیک جائز نہیں تاہم جہاں ... ورثاء کے بغیر دوسرے لوگ جنازہ پڑھیں تو ورثاء کو حسب ترتیب اعادہ کا حق حاصل ... ہے- لیکن ایک دفعہ حق ادا ہونے پر دوسرے ورثاء کا حق باقی نہیں رہتا- صورت مسئولہ میں ... ایک بیٹا کراچی میں والد کے جنازے میں شریک ہو تو وطن لا کر دوسرے بیٹے جنازہ نہیں ... سکتے- علامہ کاسانی نے ایک روایت کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ہے کہ

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی جنازۃ فلما فرغ عمرؓ …
فاراد ان یصلی ثانیا فقال له النبیؐ الصلاة علی الجنازة لا تعاد ولکن …
للمیت واستغفر (بدائع الصنائع ج ۱/ ۳۱۱)

ترجمہ:- حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ جنازہ پڑھا جب فارغ … حضرت عمرؓ چند افراد کے ساتھ پہنچے پس حضرت عمرؓ نے دوبارہ جنازہ پڑھنے کا ارادہ … حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میت پر دوبارہ جنازہ جائز نہیں۔ البتہ … کے لئے دعا کرو اور معافی مانگو

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اگر کہیں کسی میت پر جنازہ کے تکرار کی اجازت ہوتی تو … رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع نہ فرماتے۔ علامہ ابن ہمام فرماتے ہیں۔

(فان صلی الولی لم یجز لاحد ان یصلی بعده) لان الفرض تیادی بالاولی …
والتنفل بها غیر مشروع (فتح القدیر ج ۲/ ۸۳)

ترجمہ:- (اگر ولی نے ایک دفعہ جنازہ پڑھا تو کسی کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ بعد میں دوبارہ … پڑھے کیونکہ فرض پہلی دفعہ پڑھنے سے ادا ہوا اور جنازہ میں نفل پڑھنا جائز نہیں۔ جب … ولی کے جنازہ پڑھنے کے بعد کوئی غیر شخص دوبارہ نہیں پڑھ سکتا۔ ایسا ہی دوسرے ولی کے … بھی پڑھنا جائز نہیں۔ جیسا کہ ولی کے جنازہ پڑھنے کے بعد کوئی غیر شخص دوبارہ نہیں پڑھ … ۔ایسا ہی دوسرے ولی کے لئے بھی پڑھنا جائز نہیں۔

والدلیل علی ذالک ماجاء فی الهندیه
ولو صلی علیه الولی وللمیت اولیاء آخر بمنزلته لیس لهم ان یعید وکذا …
جوهرة النيرة الخ

ترجمہ:- اگر میت پر ایک ولی نے جنازہ ادا کیا اس جیسے دوسرے اولیاء کو اعادہ کا حق حاصل نہیں …
-ہندیہ ج ۱/ ۱۶۳

(ب) جب مردے کی تجہیز و تکفین سے فراغت حاصل ہو پھر نماز جنازہ اور تدفین میں بلاوجہ …

… کی رو سے جائز نہیں۔ صبح تک لوگوں کے دیدار کے لئے لاش رکھنا کوئی ایسا … کو دیے تدفین میں تاخیر ہو سکے بلکہ نماز جنازہ کی ذمہ داری سے فارغ … رات کو دفن کرنا زیادہ بہتر ہے۔ تاکہ صبح تک بلا عذر تاخیر نہ ہو۔ حضرت علی رضی … ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

… لا تاخر ها الصلاة اذا اتت والجنازه اذا حضرت والایم اذا … کفوا رواة الترمذی

… تین باتوں میں دیر نہ کرنا (الف) جب نماز کا وقت داخل ہو (مستحب وقت) … کرنا (ب) جب جنازہ حاضر ہو (ج) اور جب کسی نوجوان عورت کے لئے مناسب … ہو ایک دوسری روایت جو بخاری اور مسلم میں ہے اس میں حضرت ابوہریرہ رضی … ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اسرعوا بالجنازة … صالحة فخیر تقدمونها الیه وان تک سوی ذالک فشر تضعونه عن … (متفق علیه)

… کو دفن کرتے وقت جلدی کرو۔ اگر یہ میت نیک ہو تو بہتر وہی ہے جس کے لئے تم … کرتے ہو اور اگر اس کے علاوہ ہو پس ایک بوجھ ہے جسے تم اپنے ذمہ فارغ کرتے ہو۔ … فقہاء کرام بیان فرماتے ہیں کہ جب میت تیار ہو تو اس کی تدفین میں محض اس لئے … کہ زیادہ لوگ جمع ہو کر اس پر جنازہ پڑھیں یہ جائز نہیں جب جنازہ پڑھنے والوں کی … کے لئے تاخیر شریعت کو گوارہ نہیں تو محض لوگوں کے دیدار کے لئے رکھنا کہاں جائز … ابن نجیم فرماتے ہیں۔

… المیت صبحة یوم الجمعة یکرہ تاخیر الصلوة ودفنه فیصلی علیه … العظیم بعد صلاة الجمعه (بحر الرائق ج ۲/ ۱۹۱)

… کے دن صبح میت تیار ہو جائے تو جمعہ کی نماز کے بعد اس لئے تاخیر کرنا مکروہ ہے تاکہ … اس کے جنازہ میں شریک ہوں واللہ اعلم

Scanned with CamScanner

عہدوں کی تقسیم بہ لحاظ کوٹہ سسٹم یا اہلیت

مفتی ذاکر حسین

تمام مسلم ممالک میں بسنے والے سب مسلمان بلا تفریق رنگ، نسل اور زبان کے ایک قومیت ہے۔ مملکت خداداد پاکستان اسی مسلم قومیت کے تحت آزادی حاصل کر کے اس میں بسنے والے تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے انما المؤمنون اخوۃ مسلمان جو ہیں سو بھائی ہیں۔ حضورؐ نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا کہ عربی کو عجمی پر فضیلت حاصل نہیں اور نہ کسی عجمی کو عربی پر فضیلت حاصل ہے۔ مگر تقویٰ کی بنا پر۔ اس فرمان کے مطابق حضورؐ نے قومیت کی جڑ کاٹ دی اسلام مین صرف اس قدر قومیت ہے کہ دوسری قوم کا حق نہ مارا جائے۔ اسلام پھیلنے سے پرائے قریب ہو گئے اور قریب والے پرائے ہو گئے۔ حضورؐ کے چچا ابو جہل پرائے بن گئے اور حبشہ کے حضرت بلالؓ قریب ہو گئے۔ الحاصل مسلمان اور کفار الگ الگ قومیں ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ مسلم ممالک میں رہنے والے کفار کے حقوق غصب کئے جائیں بلکہ اسلام نے مسلم ممالک میں رہنے والے ذمیوں اور ویزا کے تحت عارضی طور پر رہنے والے کافروں کو حقوق دیئے ہیں۔

پاکستان کی بدقسمتی ۔ سب کو معلوم ہے کہ پاکستان کی بنیاد مسلم قومیت کا نعرہ "پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ" ہے۔ لیکن اب یہ بات واضح ہو گئی کہ یہ صرف ایک خوش کن نعرہ تھا۔ بد قسمتی سے اس ملک کو شروع سے لیکر آج تک بہت کم مخلص مسلمان رہنما ملے ہیں۔ بہت کم لیڈر ایسے گزرے ہیں جنہوں نے مسلم قومیت اور اسلام کے لئے کچھ کام کیا ہو۔ اقتدار پر قابض لوگوں کی اکثریت مسلمانوں اور اسلام کے لئے نہ مخلص تھی اور نہ ہے۔ بلکہ شروع سے ہر میدان پر قبضہ اور اجارہ داری ہے۔ اس قبضہ اور اجارہ داری کو قائم اور برقرار رکھنے کے لئے شروع سے ایسا نظام بنایا ہے کہ نچلے طبقے کا کوئی فرد اس میں گھسنے نہ پائے۔ اگر نچلے طبقے کی خوش قسمتی اور اس اونچے طبقے کی بد قسمتی سے کوئی غریب آدمی ان مقبوضہ

میدانوں میں کسی میدان تک رسائی حاصل کرے اونچے طبقے کا فرد مان جائے تو یہ قبضہ گروپ کے نظام میں اسکی کمی یا غلطی کی دلیل ہوتی ہے۔ ورنہ ایسا بیل بند نظام ہے کہ اپنے بندے کو بھی نہیں دیتے اور کسی غیر کو اندر داخل ہونے نہیں دیتے'

تجھ کو جانے نہ دوں کسی غیر کو آنے نہ دوں

اس قبضہ گروپ کے سکول، روڈ، بنگلے، عہدے، گراؤنڈ وغیرہ نظام ترجیحی بنیادوں پر قائم ہے۔ اس قبضہ گروپ کے سکول، روڈ، بنگلے، عہدے، گراؤنڈ، ہوائی راستے اور سوسائٹی وغیرہ سب الگ ہیں۔ ملک حقیقت میں ایک گھر ہوتا ہے۔ ملک کے باشندے اس گھر کے افراد ہوتے ہیں۔ صاحب اقتدار طبقہ گھر کے رحم دل سربراہ کی مانند ہوتا ہے۔ لیکن موجودہ غلط نظام نے ملک کے اندر منافرت، کدورت، عداوت، نفسا نفسی، لا قانونیت، اونچ نیچ جیسے قابل نفرت امور کو جنم دیا ہے۔

کوٹہ سسٹم ۔ دیگر غلط نظاموں کی طرح ملک میں ایک غلط نظام کوٹہ سسٹم ہے۔ مناصب اور عہدوں کی تقسیم علاقائی، صوبائی قومی اور نسلی بنیاد پر سنگین اصولی غلطی ہے۔ ہر قوم اور صوبہ کا کوٹہ مقرر کرنے کے بعد دوسری قوم اور صوبہ کے ذہین ترین اور اعلیٰ صفات کے حامل فرد کو وہ عہدہ اور منصب نہیں ملتا حالانکہ اسلام کے نزدیک بھی اور عقلاً بھی اہلیت والا فرد اس عہدے کا حق دار ہے۔ مثلاً ملک میں دس خالی آسامیاں ہیں۔ پانچ پنجاب کی۔ دو صوبہ سندھ کی۔ دو صوبہ سرحد کی اور ایک بلوچستان کی۔ ہر صوبہ کے امیدواروں کا امتحان لیا جاتا ہے۔ امیدواروں نے کامیابی کے مطلوبہ معیاری نمبر حاصل نہ بھی کئے تو کوٹہ سسٹم کے تحت ان کو عہدے ملیں گے۔ اگرچہ ان کے مقابلہ میں دوسرے صوبہ کے فرد نے معیاری نمبروں سے زیادہ نمبر حاصل کئے ہوں۔ اس طرح یہ منصب ایک نااہل کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ جس قوم اور صوبہ کا تناسب آبادی کے لحاظ سے زیادہ ہو ان کو زیادہ عہدے دیئے جاتے ہیں۔ مثلاً پنجاب، اکثر کلیدی آسامیاں ان کے ساتھ ہیں حالانکہ ضروری نہیں کہ پنجاب کا ہر عہدہ دار قابل ذہین اور اعلیٰ کردار کا مالک ہو۔

Scanned with CamScanner

کوٹہ سسٹم کے نقصانات -کوٹہ سسٹم کی بنیاد جو تصور بھی ہو وہ غلط اور گناہ ہے-
جس بات کی بنیاد گناہ ہو اس میں فوائد اور حکمتیں مصلحتیں تلاش کرنا شریعت کی روح کے
منافی ہے-کوٹہ سسٹم کے تحت کس کو عہدہ دینا گناہ ہے-اس لئے کہ قرآن و حدیث کی
خلاف ورزی ہے گناہ کی وضاحت بعد میں کی جائے گی-اس لئے اس نظام میں فائدہ، حکمت اور
مصلحت تلاش کرنا ٹھیک نہیں-چوری ایک گناہ ہے اس میں حکمت اور مصلحت یہ ہے کہ
بہت لوگوں کو حلال کا روزگار مل گیا ہے-لوگ چوکیدار مقرر کرتے ہیں-بڑھئی اور لوہار لکڑی
اور لوہے کے دروازے بناتے ہیں-پولیس، عدالت اور جیل کا مستقل عملہ ہے اب اگر کوئی
کہے کہ چوری کی وجہ سے بہت لوگوں کا حلال روزگار لگا ہوا ہے-لہذا چوروں کی حوصلہ افزائی
کر کے ان کو چوری کے خوب مواقع فراہم کئے جائیں لہذا لوگ اب زیادہ چوکیدار رکھیں گے
-لوگ زیادہ مضبوط آہنی دروازے اور تالے استعمال کریں گے-پولیس میں بھرتی زیادہ ہوگی
-لہذا کاروبار میں مزید ترقی ہوگی-بے روزگاروں کو اچھا خاصہ روزگار مل جائے گا-اس فلسفہ کو
کوئی بھی تسلیم نہیں کرتا اس لئے کہ چوری گناہ کبیرہ ہے-جب کوٹہ سسٹم ایک گناہ ہوا تو اس
میں مصلحت اور فائدہ تلاش کر کے اس کو جائز قرار دینا صحیح نہیں- بلکہ گناہ ہے-

(۲) بعض پسماندہ علاقوں کی بعض اعلی تعلیمی اداروں میں سیٹیں مختص ہوتی ہیں-ان سیٹوں کو
لازماً پر کیا جاتا ہے اگرچہ طالب علم نے معیاری نمبر حاصل نہ کئے ہوں-مثلاً میڈیکل کالج
میں قبائل کی سیٹ ہے تو ایف-ایس سی تھرڈ ڈویژن کو بھی وہ سیٹ مل جاتی ہے-دوسری
طرف فرسٹ ڈویژن والا داخلے سے محروم ہو جاتا ہے-اس ایک سیٹ کے لئے لوگ ان
ایجنسیوں کے ڈومیسائل بناتے ہیں اور خود کو اس پسماندہ علاقہ ظاہر کر کے وہ سیٹ حاصل
کرتے ہیں-وہ جعلی ڈومیسائل بنتے ہوئے کن مراحل سے گزرتا ہے یہ ہر ایک کو معلوم ہے-
پسماندہ علاقے کا طالب علم ڈاکٹر بن کر کسی شہر کا رخ کرتا ہے پھر اپنے علاقے کی طرف دیکھتا
بھی نہیں وہ اپنے علاقے کو کیا ترقی دے گا-پسماندہ قوم اور علاقے کو ترقی کوٹہ سسٹم سے

ی طرف بھرپور توجہ کرنا ہوگی ہر قوم اور ہر علاقہ کے لئے سکول اور کالج بنانا تو
ی ان کو بنیادی سہولتیں فراہم کرنا ملک کا فریضہ ہے-اگر پسماندہ علاقہ کے لئے
ں کا انتظام کیا جائے تو وہاں کے باشندوں کو شہر تک پہنچنے میں دشواری نہ ہوگی-
ے آسانی کے ساتھ آراستہ ہوں گے-ہر شہر کے اندر آرمی اور دیگر نام نہاد وی
ں کے بچوں کے لئے سکول کالج تک آنے جانے کے لئے کتنی گاڑیاں اور بسیں مقرر
ی پسماندہ علاقہ کے لئے ایک بس بھی مقرر نہیں کی جا سکتی-شاید اس انتظام کے
روپ کے قبضہ ٹوٹنے کا خطرہ ہو-قبائل اور پسماندہ علاقہ کو ایک سیٹ کا حقدار بنا
یا کر انہیں تمہیں ترقی یافتہ بنانے کی بڑی فکر ہے-کم فہم، غلط فہم، خوش فہم عوام
وش ہیں کہ مفت میں ڈاکٹر کی ایک سیٹ مل گئی-
وم ایک کے نام نکلتا ہے لیکن ہزاروں افراد خوش ہیں ہر ایک اس سوچ میں ہوتا
ے نام کا انعام نکلے گا-پھر مزے کی بات یہ ہے کہ اسی قبضہ گروپ کے بعض افراد
ں ھہ لیکر عوام کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ کر غلط نظاموں کی خامیوں کی نشاندہی
وام کو یہ باور کراتے ہیں کہ ہم تمہارے بڑے غم خوار ہیں-تمہاری ڈھولتی ہوئی
ے لگائیں گے-ہم ہی تمہارے ناخدا ہیں-حالانکہ یہ غریب عوام کے زخموں پر
بیان ہوتی ہے اخبار میں آتا ہے شرکائے فورم میں سے ایک کہتا ہے کتنا ظلم ہے کہ
ری جائے ہمارا نصاب بیورو کریسی تیار کرتی ہے-لوگ اس کو پڑھ کر خوش ہوتے
ں بڑی گی اب اس کا ازالہ ہوگا-عوام کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ یہ قبضہ گروپ کے
رف خوش کن اور دل فریب بیان ہوتا ہے-تدارک کے لئے غلطی نہیں بتاتے

عام طور پر نوکریاں دوستی، تعلقات، سفارش رشوت اور رشتہ داری کی وجہ سے
ہ سسٹم میں کسی کو نوکری ان گھناؤنے امور کی بناء پر نہ بھی دی جائے تو پھر بھی

کوٹہ سسٹم بذات خود ایک غلطی ہے- کیونکہ اس کی بنیاد اہلیت نہیں- کوٹہ سسٹم میں ...
حکام جن کے ہاتھ میں عزل اور نصب کے اختیارات ہیں لوگوں کو نوکریاں رشوت، سفارش
اور دوستی تعلقات کی بنیاد پر دیتے ہیں- بلکہ اب تو صرف رشوت کا دور ہے سفارش کو حکام اہل
کا ضیاع سمجھتے ہیں- اس لئے سفارش کو پسند نہیں کرتے-

اس طرح بدترین نااہل کو عہدہ مل جاتا ہے - ایسا شخص ملک و قوم کی خدمت کی بجائے ملک و
قوم کا ستیہ ناس کرے گا- خوب رشوت کا بازار گرم کرے گا- کیونکہ خود اس کو نوکری رشوت
کے ذریعے ملی ہے- اس کی ایک بدترین مثال ہمارے سامنے کسٹم والوں کی ہے- اس میں ایک
معمولی سپاہی لاکھوں روپے کی رشوت سے بھرتی ہوتا ہے- زمین و آسمان گواہ ہے کہ کسٹم
والے سمگلروں اور معمولی مال لیجانے والوں سے کیسے مال بٹور کر اپنی تجوریاں بھرتے ہیں غلط
راستے سے بھرتی ہونے والا غلط کام ہی کرے گا- بھاری رشوت سے بھرتی ہونے والا کیا
سوچتا ہے کہ مجھے دیانتداری کا مظاہرہ کر کے کونسے نفلوں کا ثواب ملے گا-

(۴) کوٹہ سسٹم کے تحت بھرتی ہونے والا نااہل جب اہل کی سیٹ پر کر دے تو اس میدان
میں نااہل ملک و قوم کی کیا خدمت کرے گا- مثلاً کسی تعلیمی ادارہ میں اس نظام کے تحت کوئی
نااہل آجائے تو وہ اپنے شاگردوں کو کیا سکھائے گا- خستہ راختہ کے کندمیدار ہمارے تعلیمی
اداروں کی حالت کتنی ابتر ہو گئی ہے- قابل جوہر کیسے پیدا ہو گا- جوہری جوہر کو تلاش کرے
لوہار تو جوہر تلاش نہیں کر سکتا- ہر ادارہ اس وقت ترقی کرے گا جب ہر سیٹ پر اس کے اہل
آدمی کو بٹھایا جائے- سیٹ بڑی ہونے کی وجہ سے اس پر بیٹھنے والا بڑا نہیں بن جاتا- اگر ایک ان
پڑھ زمیندار کو بادشاہ کی سیٹ پر بٹھا دیا جائے تو وہ زمیندار ہی رہے گا- وہ ملک و قوم کی خدمت
چاہے بھی تو نااہل ہونے کی وجہ سے ملک و قوم کو تباہی کے دہانے پر کھڑا کر دے گا-

(۵) اہل کو جب سیٹ نہیں ملتی تو اس کا دل ملک و قوم کی طرف سے پھیکا پڑ جاتا ہے-
پاکستان مردہ باد کا نعرہ لگا کر بیرون ملک کا رخ کرتا ہے- ایسے ملک میں رہائش اختیار کرتا ہے

... جوہر کی قدر ہوتی ہے امریکہ ہر طرف سے اچھے دماغوں کو جمع کرتا ہے ان کی
... اہل جوہر ... اسی میں ہے ورنہ امریکہ میں اپنے قابل جوہر بہت کم ہیں- ایک بادشاہ کو اگر
... کان پر بٹھایا جائے تو وہ ایک پان بیچنے والا بن جائے گا- اس کی اعلیٰ صلاحیتیں دب کر
... گی- کسی کو پتہ نہ چلے گا بادشاہ ہے یا پنواڑی- آہستہ آہستہ قابل جوہر مفقود ہو جائیں
... اہل جوہروں کا نایاب یا مفقود ہونا ملک و قوم کی تباہی ہے- پھر یہی کوٹہ سسٹم والے کا
... بٹھانے والے چور مچائے شور کی طرح واویلا بھی کرتے ہیں کہ ملک ترقی نہیں کر رہا-

... کی تقسیم کے بارے میں اسلام کی تعلیم - اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ان اللہ
... ان تؤدوا الامنت الی اھلھا - (اے اہل حکومت خواہ تھوڑوں پر حکومت ہو خواہ
...) بے شک تم کو اللہ تعالیٰ اس بات کا حکم دیتے ہیں کہ اہل حقوق کو ان کے حقوق (جو
... ذمہ ہیں) پہنچا دیا کرو (بیان القرآن) مفتی محمد شفیعؒ فرماتے ہیں- اس سے معلوم ہوا
... ومت کے عہدے اور منصب جتنے ہیں وہ سب اللہ کی امانتیں ہیں جس کے امین وہ حکام
... جس کے ہاتھ میں عزل و نصب کے اختیارات ہیں- ان کے لئے جائز نہیں کہ
... عہدہ کسی ایسے شخص کے سپرد کر دیں جو اپنی عملی یا علمی قابلیت کے اعتبار سے اس کا اہل
... ہے- بلکہ ان پر لازم ہے کہ ہر کام اور ہر عہدے کے لئے اپنے دائرہ حکومت میں اس
... مستحق کو تلاش کریں (معارف القرآن) مزید فرماتے ہیں- اس کے ساتھ قرآن حکیم
... اس جملہ نے اس عام غلطی کو بھی دور کر دیا جو اکثر ممالک کے دستوروں میں چل رہی ہے
... ومت کے عہدوں کو باشندگان ملک کے حقوق قرار دے دیا ہے اور اس اصولی غلطی کی
... قانون بنانا پڑا کہ حکومت کے عہدے تناسب آبادی کے اصول پر تقسیم کئے جائیں ہر
... ملک کے لئے کوٹے مقرر ہیں ایک صوبہ کے کوٹہ میں دوسرے صوبہ کا آدمی نہیں رکھا
... خواہ وہ کتنا ہی قابل اور امین کیوں نہ ہو- اور اس صوبہ کا آدمی کتنا ہی غلط کار نااہل ہو-
... آن حکیم نے صاف اعلان فرما دیا کہ یہ عہدے کسی کا حق نہیں بلکہ امانتیں ہیں- جو صرف

اہل امانت میں کو دی سکتے ہیں خواہ وہ کسی صوبہ اور کسی خطہ کے رہنے والے ہوں البتہ کسی خاص علاقہ اور صوبہ پر حکومت کے لئے اس علاقہ کے آدمی کو ترجیح دی جاسکتی ہے اس میں بہت سی مصالح ہیں مگر شرط یہ ہے کہ کام کی صلاحیت اور امانت میں اس پر پورا اطمینان ہو (معارف القرآن ج ۲ ص ۴۳۹) معلوم ہوا کہ یہ عہدے حقوق نہیں بلکہ امانت ہیں۔اس کے اہل اہل امانت ہیں۔بعض لیڈر علاقہ اور قوم کے لئے ان عہدوں کو حقوق سمجھ کر ہم جنگ ہمیشہ سے لڑ رہے ہیں جو ان کی سنگین غلطی ہے کیونکہ یہ جنگ ملک و قوم کے مفاد میں نہیں بلکہ ملکی ترقی میں زبردست رکاوٹ ہے-اللہ تعالی کا ارشاد ہے ولا تؤتوا السفهاء اموالكم اور تم کم عقلوں کو اپنے وہ مال مت دو- مولانا اشرف علی تھانوی مسائل السلوک میں فرماتے ہیں فيه عدم تفويض شي الى غير اهله و يقاس المناصب على الاموال ومن المناصب خدمة التعليم والتربية للطالبين --کوئی چیز غیر اہل کو سپرد نہ کی جائے اور اموال پر مناصب کو بھی قیاس کریں گے-طالبین کی تعلیمی اور تربیتی خدمت کسی کے سپرد کرنا بھی منصب ہے-(بیان القرآن ج ۲ ص ۹۲)

معلوم ہوا کسی غیر اہل کو کوئی منصب مثل تعلیم و تربیت کے سپرد کرنا منصب کا بے وقوف کے حوالہ کرنا ہے--بے وقوف خدمت کی بجائے منصب کا ستیہ ناس کر دے گا-حدیث میں ہے کہ جب کوئی کام غیر اہل کے سپرد کیا جائے تو قیامت کا انتظار کرو-ایک ارشاد ہے جس میں امانت کا پاس نہیں اس میں دین نہیں-ایک حدیث میں ہے کہ کسی کو مسلمانوں کی کوئی ذمہ داری سونپی گئی ہو اس نے کوئی عہدہ کسی شخص کو محض دوستی و تعلق کی مد میں بغیر اہلیت معلوم کئے دے دیا اس پر اللہ کی لعنت ہے نہ اس کا فرض مقبول ہے نہ نفل- یہاں تک کہ وہ جہنم میں داخل ہو جائے- علامہ آلوسی فرماتے ہیں- وعدوا من ذالك تولية المناصب مستحقيها -- یعنی مستحقین کو مناصب عہدے دینا ادائے امانات میں شامل ہے (روح المعانی ج ۳ ص ۹۴)

شبہ اور اس کا ازالہ -علامہ آلوسی میمون بن مہران کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں -والامانة تؤدى إلى البر والفاجر -امانت فاسق فاجر اور دیندار دونوں کے حوالہ کی جائے گی-اب شبہ یہ ہے کہ عہدے بھی امانت ہوئے تو اہل میں اب صفات کی رعایت نہ ہوگی-کیونکہ اہل امانت اگرچہ فاسق ہو-وہ اپنی امانت کا حقدار ہے جواب یہ ہے کہ مال وغیرہ کی امانت اور عہدے کی امانت میں فرق ہے مال کا اہل امانت کا پہلے سے مالک اور حقدار ہوتا ہے -وہ مال اس کو ہر صورت میں ملنا چاہیے خواہ نیک ہو یا فاسق-لیکن جس اہل کو عہدہ ملتا ہے وہ پہلے سے اس کا مالک نہیں ہوتا-بلکہ دیگر غیر اہل کے مقابلہ میں اس عہدہ کا حقدار ہے-اس لئے کسی کو عہدہ دیتے وقت اس میں علمی اور عملی قابلیت کے علاوہ اچھی صفات کی رعایت ضروری ہے جیسے نوکری کے لئے ضروری کاغذات میں کیریکٹر سرٹیفکیٹ بھی ہوتا ہے یوسف علیہ السلام نے ملکی خزانوں کے انتظام سنبھالنے کے لئے درخواست دی تو اس میں علمی قابلیت کے ساتھ کیریکٹر سرٹیفکیٹ بھی تھا- فرمایا إنی حفيظ عليم میں حفاظت رکھوں گا اور خوب واقف ہوں- علیم علمی قابلیت ہے اور حفیظ اخلاقی سرٹیفکیٹ ہے-یہی وجہ ہے کہ بعض اوقات دوران نوکری بعض جرائم اور غلطیوں کی وجہ سے ملازم کو سبکدوش کر دیا جاتا ہے-حالانکہ اس ملازم کی علمی قابیت مسلم ہوتی ہے-لہٰذا عہدوں کی ادائیگی میں صفات کی رعایت ضروری ہے یوسف علیہ السلام نے جب اپنے بارے میں کہا کہ انی حفیظ تو اس لفظ حفیظ میں کئی صفات کی طرف اشارہ ہے حفاظت وہی کرے گا جو حفاظت پر قادر ہو اور امین ہو-انتظامی امور کا ماہر ہو یعنی تجربہ رکھنے والا ہو-اس لئے عہدوں کی ادائیگی میں تجربہ کی رعایت بھی رکھی جاتی ہے-یہ بھی معلوم ہوا کہ خالی آسامی کے لئے اہل آدمی درخواست دے سکتا ہے مگر مقصود نفع رسانی ہو نفس پروری نہ ہو-

اہل کو عہدہ دینے کا طریق کار -اہل تمام ضروری کاغذات کے ساتھ درخواست دے گا- حکام تمام کاغذات کی ضروری جانچ پڑتال کر کے امانت اور دیانت کے

Scanned with CamScanner

ساتھ انٹرویو اور امتحان ہیں-امیدواروں کو امتحان اور انٹرویو میں کامیاب قرار دینا ایک فیصلہ ہے-اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے-واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل اور جب فیصلہ کرنے لگو-لوگوں میں تو فیصلہ کرو انصاف سے-علامہ آلوسی فرماتے ہیں کہ بعض آثار میں ہے کہ دو بچوں کے مابین خوش نویسی کا مقابلہ تھا انہوں نے فیصلہ کے لئے حضرت حسنؓ کو حکم (جج) مقرر کیا-جب حضرت علیؓ کو پتہ چلا تو فرمایا کہ بیٹا میں دیکھوں گا کہ آپ کیسے فیصلہ کرتے ہیں-اس فیصلہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ آپ سے قیامت کے دن پوچھیں گے-
(روح المعانی ج ۳ صف ۹۵) یہ فیصلہ ان پر لازم نہ تھا ان دو بچوں کو واپس بھی کر سکتے تھے-
پھر بھی باپ نے بیٹے کو تنبیہ کی کہ غلط فیصلہ نہ کرنا ورنہ آخرت میں باز پرس ہوگی-خاص کر جب حکومت متعلقہ حکام کو مقرر کر دے کہ امیدواروں کا انٹرویو اور ٹیسٹ لیں-اب ان کی ذمہ داری ہے کہ صحیح فیصلہ کریں-اگر یہ فیصلہ کوٹہ سسٹم، رشوت، سفارش اور اقرباء پروری کے تحت کیا تو قیامت کے دن جواب دینا ہوگا-

مساوی اہلیت کے امیدوار کے مابین فیصلہ -عہدہ ایک ہے اور امیدوار زیادہ ہیں اور ان میں اہلیت بھی برابر ہے-لہذا سب اس ایک عہدہ کے حقدار ہیں-اس عہدہ کی ادائیگی میں علاقائی حیثیت کو ترجیح دی جا سکتی ہے یا پھر قرعہ اندازی کی جائے کیونکہ سب شریکوں کے حقوق مساویانہ ہیں--جس کے نام قرعہ نکلے اس کو سیٹ مل جائے گا اور بقیہ اپنی قسمت پر صابر اور شاکر رہیں-اللہ ان کے لئے کوئی اور راستہ نکال دے گا-

تجویز :-اگر کوٹہ سسٹم کی بنیاد بڑی قوم کی نمائندگی ہے تو یہ صحیح نہیں کیونکہ مسلم ممالک کے تمام لوگ ایک مسلم قومیت کے جھنڈے تلے جمع ہیں-ہر علاقہ اور ہر قوم کا آدمی پورے ملک کی مسلم قومیت کا نمائندہ ہے اگر کوٹہ سسٹم کی وجہ پسماندہ علاقہ کی ترقی ہے تو یہ بھی صحیح نہیں--جس کو سیٹ ملی ہے وہ صرف اس کی ترقی اور دنیاوی فائدہ ہے-اس علاقہ کے بقیہ لوگوں کے لئے برائے نام خوش کن کا فیصلہ ہے صرف ایک خوش قسمت کو سیٹ ملا کرے گی

...قسمت جوئے بازوں کی طرح قسمت کا کھیل کھیلا کریں گے-اگر واقعی کسی ...پسماندہ علاقہ والوں کو ترقی دینی ہے تو ان علاقوں کو بنیادی سہولتیں مہیا کرنا ضروری ...زم اور علاقہ کے سب افراد ان سہولتوں سے مستفید ہو کر پسماندہ میدان میں ...کوٹہ سسٹم کے تحت تو صرف ایک آدمی سیٹ حاصل کر کے شہر کا رخ کرتا ہے اور ...صورت میں ہر سال بے شمار لوگ ترقی کریں گے اور نظام تعلیم میں ایک میڈیم ...یک نصاب ہو پرائمری تک ہر علاقہ میں معیاری سکولوں کے اندر علاقائی زبانوں ...میں اس لئے کہ مادری زبان میں بچہ خوب ترقی کرتا ہے اس کے ساتھ اردو اور ...اور زبان سکھاتے جائیں-سکولوں کے اساتذہ میرٹ پر لئے جائیں تاکہ بچوں کی ...کریں-پرائمری کے بعد مڈل اور ہائی سکول آبادی کے تناسب پر بنائے جائیں اور ...ایک قومی یا انگریزی زبان میں دیں پھر کالج کا بندوبست کریں-اس کے بعد ...پسماندہ علاقوں میں ذہین افراد پیدا ہوتے ہیں یا نہیں ذہین بچہ کیا صرف صاحب ...اور عہدہ دار کے گھر پیدا ہوتا ہے ہرگز نہیں-پسماندہ علاقوں میں بچوں کی صحیح ...کا پروگرام نہیں-اگر اس پروگرام کے لئے رقم نہیں تو آئی ایم ایف کے فنڈز کے ...جاتا ہے صاحب اقتدار، بیوروکریٹ اور لیڈروں کی شاہ خرچیاں کہاں سے پوری ...صرف ایک موٹروے کے خرچہ پر تمام پسماندہ علاقوں کو بنیادی سہولیات فراہم ...تیں-

...اور قابل جوہر کا کسی علاقہ میں پیدا ہونا کئی موٹرویز سے بہتر ہے-کاش ارباب اختیار ...کی حقیقی ترقی کی طرف مخلصانہ توجہ دیکر دھوکہ دھی کی سیاست اور پالیسیاں چھوڑ کر ...راہنمائی جائیں-والی اللہ المشتکی

Scanned with CamScanner

اکابر کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

قاضی محمد ارشد الحسینی

خالق کائنات نے دین حق کی آبیاری کیلئے جن پاکیزہ نفوس کو چنا ان میں جماعت علماء دیوبند ایک امتیازی شان رکھتی ہے۔ دین حق کے ہر شعبے میں ان کی خدمات جلیلہ مسلمہ ہیں ان میں مفسر بھی، محدث بھی، زاہد بھی، مجاہد بھی۔ باطل کے لئے للکار بھی ہیں اور شب زندہ دار بھی خطیب وادیب بھی ہیں۔ حکیم وطبیب بھی۔ مجاہد فی سبیل اللہ بھی ہیں داعی الی اللہ بھی۔ غرض ہمہ صفت موصوف شخصیات ہیں مگر جو وصف ان تمام صفات کو عروج اور کمال تک پہنچانے والا اور اس میں نورانیت پیدا کرنے والا ہے وہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت و عشق ہے اس میدان میں بھی یہ پاکیزہ لوگ رحمہ اللہ و بحریہ سب سے آگے نظر آتے ہیں۔

ذیل میں زمانہ حال کی صرف ایک شخصیت کے چند واقعات عرض کئے جاتے ہیں جن کا اسم نامی اسم گرامی حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ آپ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی کے شاگرد رشید اور امام الاولیاء شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری کے خلیفہ بھی ہیں۔

رحمۃ للعلمین راحۃ العاشقین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ امام الزاہدین والعارفین حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی نور اللہ مرقدہ حنفی دیوبندی کا عشق ومحبت

ہمارے گھر واقع اٹک شہر کے چھوٹے سے صحن میں کھجور کا ایک درخت ہے۔ عرصہ دراز سے اس پر کوئی پھل نہیں آتا۔ میں نے ایک دن حضرت لاباجی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا کہ لاباجی۔ اس پر کوئی پھل تو آتا نہیں اجازت ہو تو اسے نکال دیں۔ حضرت نے فرمایا۔ بیٹا نہ۔ ہمیں پھل کی ضرورت نہیں یہ تو میں آخری حج کیلئے گیا تھا تو مدینہ منورہ کی کھجوریں لایا تھا اس کی گٹھلی زمین میں گاڑی ہے یہ وہی پودا ہے۔ صبح سویرے جب نماز کیلئے جاتا ہوں تو اس درخت کی زیارت کر لیتا ہوں کہ الحمد للہ مدینہ منورہ کی کھجور کی زیارت کر لی ہے۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے تین حج فرمائے اور ۲ دفعہ سفر برائے عمرہ۔ ایک حج ۱۹۳۹ء میں ۱۹۵۲ء اور تیسرا ۱۹۷۴ء

دوران قیام سعودی عرب کے دوران ایک دفعہ فرمایا روضہ اطہر پر حاضری نصیب ہو تو صلوٰۃ وسلام کے بعد یہ عرض کرنا۔ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں قاضی محمد ارشد الحسینی ابن قاضی محمد زاہد الحسینی آپ کا ایک گناہگار امتی آپ کے در اقدس پر حاضر ہوں اور میں آپ کے سامنے اپنے ایمان کی تجدید کرتا ہوں اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ آپ میرے اس ایمان کے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گواہ ہوں گے۔

دوران سفر عمرہ مکہ مکرمہ میں ایک دن فرمانے لگے۔ گاڑی نکالو! عرفات کی طرف چلتے ہیں میں نے عرض کیا لاباجی! حج کے علاوہ تو عرفات، منیٰ، مزدلفہ میں کوئی نہیں ہوتا۔ حضرت نے فرمایا تم چلو تو سہی۔ چنانچہ جب ہم روانہ ہوئے تو فرمانے لگے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک ہر نبی نے حج فرمایا اور حج انہی مقامات پر ہوتا ہے۔ باقی نقشے وغیرہ تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن یہ پہاڑ وہی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کی ہر نبی علیہ السلام نے دیکھا ہے اور خصوصاً سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بارہا ان پہاڑوں پر رحمت کی نظر ڈالی ہے اس لئے ان پہاڑوں کو جی بھر کر دیکھ لو اس واسطے کہ ہماری نظر انہی مبارک پہاڑوں پر پڑ رہی ہے جن پر ہر نبی علیہ السلام کی مبارک اور رحمت والی نظر پڑی تھی۔

ربیع الاول کا مہینہ وہ مبارک اور سعادت والا مہینہ ہے۔ جس میں باعث تخلیق کائنات موجودات محبوب رب الارض والسموات، نبی الانس والجنات، رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد آمد ہوئی اس نسبت سے حضرت آباجی رحمۃ اللہ علیہ اس ماہ مبارک کو ربیع المنور کہتے اور لکھتے۔

Scanned with CamScanner

(۵) ایک دفعہ مسجد نبوی علی صاحبھا الف الف تحیۃ و سلاما میں بیٹھے تھے۔ میں کسی کام سے جانے
لگا تو فرمایا۔ محمد ارشد! جب تم واپس آؤں گے تو میں ابو ہریرہ کے سامنے بیٹھا ہوں گا۔ میں
حیرانگی سے دیکھنے لگا تو انتہائی شفقت کے ساتھ تبسم فرماتے ہوئے فرمانے لگے کہ وہ دیکھو!
مسجد نبوی علی صاحبھا الف الف تحیۃ و سلاما کے پہلے بر آمدے کی پیشانی پر پہلا نام ابو ہریرہ کا لکھا
ہے بس میں اسی کے سامنے بیٹھا ہوں گا۔

سبحان اللہ! کیا شان محبوبیت ہے اور کیسے نرالے انداز عشق ہیں؟ یہ کتابوں میں نہیں ملتے بلکہ
یہ پاکیزہ سینوں میں القاء ہوتے ہیں۔ چنانچہ پر ایک دفعہ میں نے امیر التبلیغ حضرت مولانا
انعام الحسن صاحب نور اللہ مرقدہ کو عین اسی جگہ اسی مقام پر بیٹھے دیکھا۔

(۶) اپنا بھی یہ معمول تھا اور ہر زائر حرم کو فرماتے بھی تھے کہ زیادہ سے زیادہ وقت حرمین
الشریفین کے اندر گزارو چنانچہ خود بھی جب مدینہ طیبہ قیام فرماتے تو نماز تہجد کیلئے مسجد نبوی
میں داخل ہوتے اور نماز عشاء ادا فرما کر باہر تشریف لاتے اور عجیب بات یہ ارشاد فرماتے کہ
حرمین الشریفین میں تلاوت کلام پاک تسلسل سے کرتے رہئے جتنی بار تکمیل کر سکو بہتر ہے
۔ لیکن جب واپسی کا ارادہ ہو تو قصداً چند سپارے چھوڑ دو اور دعا یہ کرو کہ اے اللہ! میں تیرے
اس کلام مجید کی تکمیل تیرے گھر اور تیرے نبی کے در پر ہی آکر کروں گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس
حرمین الشریفین میں پہنچائے گا۔

(۷) ۱۴۰۴ھ مطابق ۱۹۸۴ء مدینہ مسجد اٹک میں اعتکاف فرما رہے تھے تو یہ خواب دیکھا
ایک دن معتکف میں سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تو میں نے
عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم! میں بیٹھے بیٹھے درود شریف پڑھتے پڑھتے تھک جاتا ہوں
اجازت ہو تو تکیہ لگا لیا کروں؟ آپ نے تبسم کرتے ہوئے فرمایا۔
تجھے اجازت ہے۔ الحمد للہ

(۸) اسی محبت و عشق کا اثر تھا کہ حضرت لاہی رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے امام الانبیاء والمرسلین

۱۸ء

...علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر ایسی کتاب منظر عام پر آئی جس کے مطالعہ سے کئی عشاق
...اللہ علیہ وسلم کو زیارت نصیب ہوئی اور خاص کر اکابرین دیوبند نے ایسا خراج تحسین
...جو کم ہی کسی کے نصیب میں آیا ہوگا۔ چنانچہ صرف تین اکابر کی رائے گرامی پیش کی

...؟

...حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ارشد سراپا خیر مولانا خیر اللہ صاحب
...ری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ "مطالعہ کی برکت سے احقر اپنے قلب میں ہی محبت
...صلی اللہ علیہ وسلم میں ترقی واضافہ محسوس کرتا ہے۔"
...مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ سابق مفتی دار العلوم

...نے فرمایا۔
...اس سے بڑا نفع پہنچا۔ دل سے دعا نکلی۔
...حضرت رائپوری کے خلیفہ ارشد اور علامہ انور شاہ کشمیری نور اللہ مرقدہ کے تلمیذ رشید
...ن محمد انوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔
...اتفاق ہے رحمت کائنات دیکھ رہا تھا غالباً ۳ رمضان المبارک تھا۔ دوپہر کا وقت تھا۔
...یا۔ آنحضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مبارک سے مشرف ہوا کچھ
...کرام ساتھ تھے۔ حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت انسؓ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم کا نام یاد
...ہے۔ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مسئلہ کی تحقیق پر خوشی کا اظہار فرمایا اور بشارات
...ہے۔"

...اس مبارک کتاب کا نام بھی عجیب لذت و مٹھاس والا رکھا۔ "رحمت کائنات" اس کتاب
...طباعت کے وقت حضرت لاہی رحمۃ اللہ علیہ نے مندرجہ ذیل خواب دیکھا۔ حضرت
...یں۔

...۱۹۵۷ء۔ ربیع الاول ۱۳۷۷ھ ایبٹ آباد اپنے حکومتی مکان میں شام کا کھانا کھا کر قبل

۱۹ء

از نماز عشاء چارپائی پر لیٹا ہوا تھا کہ بین النوم والیقظۃ (نیم خوابی) کی حالت میں عالم سے مشرف ہوا- آپ نے فرمایا-

"تمہارے مضمون کو میں نئی ترتیب دے رہا ہوں- تاکہ اس کو انبیاء علیہم السلام کی پیش کروں-"

(۱۰) حضرت لاجی رحمۃ اللہ علیہ سے اللہ تعالی نے اپنے دین متین کی بہت خدمت اسی محبت و عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اثر تھا کہ آپ نے اس رحمت کائنات فرمادیا-

روز قیامت ہر کسے در دست دارد نامہ

من نیز حاضر سے شوم اوراق رحمت در بغل

ترجمہ:- قیامت کے دن ہر آدمی اپنا اپنا نامہ اعمال تھامے ہوئے حاضر ہوگا اور یہ گنہگار کائنات کے اوراق بغل میں دبائے ہوئے حاضر ہوگا-انشاءاللہ

اسی عشق و محبت کے جذبے سے سرشار جب سفر آخرت کی تیاری ہوئی تو ہمیشہ ہمیشہ لوح مزار پر یہ کلمات لکھنے کا حکم فرماکر اپنے رحیم و کریم اللہ کے سامنے حاضر ہوگئے۔

-رحمت کائنات" کا مصنف رب کائنات کی حضور میں-

بقیہ صفحہ ۱۵

سکتا ہے جب ہم میں اخلاص ہو تو یہ تمام کام آسان ہو جائیں گے۔

علماء کی ان تقاریر کے بعد جامعہ کے تین ماہانہ جائزوں اور چھارنیم ماہی امتحان ، دوم اور سوم آنے والے طلبہ کو انعامات دیئے گئے واضح رہے کہ تقریری اول ، دوم اور سوم آنے والے طلبہ کو بھی انعامات دیئے گئے۔

آخر میں جامعہ کے سرپرست حضرت مولانا حکیم لطف الرحمن صاحب نے اختتامی کی ۔ اور اس طرح ساڑھے چار گھنٹے تک مسلسل جاری رہنے والی یہ روحانی اختتام پذیر ہوئی ۔

اخبار الجامعہ

تقریب یوم سرپرستان

مولانا حمید اللہ جان

ل جامعہ میں یوم سرپرستان کی تقریب کا انعقاد ہوتا ہے ۔ امسال بھی یوم تان کی تقریب بروز اتوار 15 اگست کو منعقد ہوئی ۔ تقریب میں جامعہ کے جا۔ رام کے سرپرست حضرات کو مدعو کیا جاتا ہے ۔ تاکہ وہ تشریف لاکر اپنے بچوں حانی قابلیت اور تربیت وغیرہ امور سے آگاہی حاصل کر سکیں ۔

ب کا افتتاح درجہ خامسہ کے طالب علم قاری معراج الدین نے تلاوت کلام پاک ۔ تلاوت کے بعد تقریب کی صدارت کیلئے جامعہ کے سرپرست اعلی مولانا طف الرحمن صاحب کا نام پیش کیا گیا جس کی تائید ہوئی ۔ مہمان خصوصی مولانا ور محمد صاحب خطیب عثمانیہ مسجد و مہتمم جامعہ عثمانیہ بہادر آباد کراچی تھے۔

موقع پر طلبہ کے درمیان تقریری مقابلہ بھی ہوتا ہے ۔ تقریری مقابلہ کے منصفی ائض جامعہ سعدیہ مانسہرہ اوگی کے استاذ حدیث مفتی حفیظ الرحمن صاحب پشاور ورسٹی اسلامک سنٹر کے پروفیسر ڈاکٹر محمد عمر صاحب اور جامعہ عثمانیہ کے استاذ مفتی حسن صاحب نے سرانجام دیئے ۔ تقریری مقابلہ تقریباً 3 گھنٹوں تک جاری رہا میں مختلف موضوعات پر مختلف زبانوں عربی ۔ فارسی ۔ اردو ۔ پشتو اور انگریزی تقاریر ہوئیں ۔ دوران تقاریر وقفوں کے ساتھ اردو اور عربی کی نظمیں بھی پڑھی ۔ تقاریر کے آخر میں ترانہ دارالعلوم دیوبند جامعہ کے تین طلبہ نے ایک ساتھ ملا کر بڑے ترنم سے پڑھا اور حاضرین سے داد تحسین حاصل کی ۔

جامعہ کے ناظم تعلیمات مولانا حسین احمد صاحب

صلوۃ کے بعد تمام مہمانان گرامی کو خوش آمدید کہا اس کے بعد جامعہ میں داخلے، نظام تعلیم اور تعطیلات کے بارے میں تفصیلات بیان کیں ۔ جامعہ میں داخلے کے بارے میں موصوف نے کہا کہ تعلیمی سال کے آخر میں اساتذہ کی میٹنگ ہوتی ہے جس میں آئندہ سال کے داخلہ کے لئے تاریخ متعین کی جاتی ہی ۔ پانچ دن تک داخلے جاری رہتے ہیں ۔ ایک دن قدیم طلبہ کے داخلہ کی تجدید ہوتی ہے اگر کوئی اس دن کی حاضری سے رہ جائے تو مدرسہ اس کو قبول نہیں کرتا۔ تین دن نئے طلبہ کا داخلہ ہوتا ہے ۔ جس سے تحریری امتحان لیا جاتا ہے آخری دن کامیاب طلبہ کا انٹرویو ہوتا ہے ۔ جسمیں طالب علم کی ذہنیت، رغبت و شوق اور رجحانات کا اندازہ لگایا جاتا ہے ۔ کبھی ایک طالب علم تحریری امتحان میں کامیاب ہوتا ہے ۔ لیکن انٹرویو میں رہ جاتا ہے ۔ پانچویں دن درجہ تخصص کا داخلہ ہوتا ہے ان طلبہ سے بھی تحریری امتحان لیا جاتا ہے ۔ اور کامیاب طلبہ کا انٹرویو ہوتا ہے ۔

جامعہ کا نصاب تعلیم :۔ نصاب تعلیم کے بارے میں موصوف نے کہا کہ جامعہ عثمانیہ کا نصاب تعلیم وہی ہے جو اہل حق کے مدارس کے عظیم تنظیم وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا ہے ۔ اکثر اور عام مدارس میں بھی یہی نصاب رائج ہے ۔ جامعہ میں وفاق کے نصاب کے ساتھ ساتھ ہر درجے میں ایک ایک کتاب کا اضافہ بھی کیا گیا ہے ۔ درس نظامی کے علاوہ عصری تقاضوں کے پیش نظر مجلس تعلیمی کے مشورہ پر شعبہ کمپیوٹر کا افتتاح ہوا ہے جس کے لئے باقاعدہ کلاس لگتی ہے ۔ اس کلاس میں درجہ تخصص کے سال اوّل اور درجہ سادسہ کے طلبہ کا انتخاب کیا گیا ہے کمپیوٹر سکھانے کے لئے انجینئرنگ یونیورسٹی شعبہ کمپیوٹر کے جناب عبداللہ صاحب تشریف لاتے ہیں ۔

تعلیمی زبان :۔ جامعہ میں تین تعلیمی زبانیں ہیں ۔ عربی، اردو، پشتو۔ چونکہ پشاور پشتو زبان کا مرکز ہے ۔ اور مادری زبان پشتو ہونے کی وجہ سے لکھنے پڑھنے

کوئی مسئلہ نہیں ہوتا جبکہ طلبہ کو دوسری زبانوں کی اشد ضرورت ہوتی ہے ۔ اس واسطے اکثر کلاسوں کی پڑھائی اردو میں ہوتی ہے عربی زبان میں تقریر اور تحریر کی استعداد پیدا کرنے کے لئے رابطہ عالم اسلامی کے دو مبعوث مولانا گلاب بشار صاحب اور مولانا نور الاسلام صاحب برمی ہیں ۔

[اللہ] تعالی کے فضل و کرم سے پہلے پشتو سے اردو اور اب اردو سے عربی زبان کی طرف پیش قدمی کر رہے ہیں ۔

[او]قات درس و تکرار :۔ یومیہ نظام اوقات کی تفصیل میں موصوف نے کہا کہ [فجر] کی نماز کے بعد سورۃ یٰس کا ختم ہوتا ہے ۔ اس کے بعد حفاظ طلبہ کی دو دو [منز]لیں مقرر ہیں ۔ مسجد میں بیٹھ کر 40 منٹ تک آپس میں دور کرتے ہیں ۔ غیر [حفاظ] طلبہ ناظرہ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں ۔ پھر ناشتہ کرنے کے بعد کلاسیں شروع [ہوت]ی ہیں ۔ جو موسم کے مطابق ظہر کی نماز تک اختتام پذیر ہوتی ہیں ۔ ظہر کے بعد [طلبہ] آپس میں دن کو پڑھے ہوئے اسباق کا تکرار کرتے ہیں ہر طالب علم کو درس [و] تکرار کا موقع دیا جاتا ہے عصر کے بعد طلبہ تفریح کیلئے نکل جاتے ہیں مغرب کے [بعد] عشاء کی نماز تک اور عشاء کی نماز کے بعد 10 بجکر 30 منٹ تک بڑے درجوں [کے] طلبہ کل کیلئے مطالعہ کرتے ہیں ۔ اور چھوٹے درجوں کے طلبہ کاپیوں میں یومیہ [اسباق] کی تقریریں مکمل کرتے ہیں ۔

[امت]حانات :۔ جامعہ کے امتحانات کے بارے میں ناظم تعلیمات نے کہا کہ مجلس [تعلیمی] کے فیصلے کے مطابق ہر ماہ تعلیمی جائزہ ہوتا ہے ۔ جس میں ہر ماہ کے اسباق [کا تق]ریری (ORAL) اور تحریری امتحان ہوتا ہے ۔ امتحان میں کامیابی کا دارومدار 60

Scanned with CamScanner

فیصد نمبر لینے پر ہوتا ہے۔ 50 فیصد سے کم نمبر لینے والے کو ناکام قرار دیا جاتا ہے۔ تین جائزے چھارنیم ماہی امتحان سے پہلے ہوتے ہیں چھارنیم ماہی امتحان کے نمبرات کے ساتھ پہلے تین جائزوں کے نمبرات بھی شامل کئے جاتے ہیں۔ جس کے مجموعہ میں اول ' دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اسی دن جامعہ کی طرف سے انعامات دیئے جاتے ہیں چھارنیم ماہی امتحان کے بعد تین جائزے ہوتے ہیں اور سالانہ امتحان ہوتا ہے۔

غیر وفاقی طلبہ کا امتحان مدرسہ خود لیتا ہے جبکہ وفاق المدارس کے درجات کا امتحان دینے والے طالب علموں سے مدرسہ امتحان نہیں لیتا۔

طلبہ کی تربیت:۔ تعلیم کے ساتھ ساتھ طلبہ کی تربیت بھی کی جاتی ہے۔ اس لئے کہ تربیت نظام تعلیم کا اہم جز ہے اسی کے لئے ہر بدھ کو حضرت مفتی صاحب طلبہ کے سامنے اصلاحی بیان کرتے ہیں جس سے بڑا فائدہ ہے۔ اس کے علاوہ تمام اساتذہ انفرادی طور پر بیانات کرتے ہیں۔ خلاف شرع اقوال اور افعال سے بچنے کی بڑی تاکید کی جاتی ہے۔ شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب اور حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہما اللہ کے ملفوظات بھی سنائے جاتے ہیں۔ 24 گھنٹے کی جماعت ہر ہفتہ نکلتی ہے۔ جبکہ ایک جماعت شب جمعہ میں جاتی ہے عشاء کے بعد فضائل اعمال کی تعلیم ہوتی ہے۔ جس میں تمام طلبہ کا بیٹھنا ضروری ہوتا ہے اور ہفتہ وار گشت بھی ہوتا ہے۔

جامعہ میں چھٹی کا نظام:۔ طالب علم کو پندرہ دن بعد چھٹی ملتی ہے جبکہ درجہ سادسہ اور درجہ سابعہ (موقوف علیہ) کے طلبہ کو ہر جمعرات کو چھٹی کی اجازت ہوتی ہے۔ بڑے طلبہ پر محنت کی جاتی ہے کہ وہ 24 گھنٹے جماعت میں یا شب جمعہ کے لئے تبلیغی مرکز جائیں۔

سالانہ چھٹیوں کا نظام:۔ دوسرے مدارس کی طرح شعبان اور رمضان میں تعطیلات کی جاتی ہیں۔ جامعہ کے چھارنیم ماہی امتحان کے بعد بارہ یا تیرہ دن کی

چھٹیاں ہوتی ہیں۔

جامعہ کے اساتذہ کرام نے چھٹی کا یہ نظام اس لئے بنایا ہے تاکہ طالب علم کا زیادہ وقت مدرسہ کے ماحول میں رہے۔ جمعرات کے دن جاکر جمعہ کے عصر کو حاضری ضروری ہوتی ہے جو طالب علم چھٹی پر جاتے ہیں ان کے لئے کارڈ کا نظام وضع کیا گیا ہے جس پر طالب علم کا مدرسہ سے جانے کا وقت نوٹ کیا جاتا ہے جبکہ گھر پہنچنے کا وقت نوٹ کرنا سرپرست کے ذمے ہوتا ہے جس پر سرپرست کے دستخط بھی لازمی ہوتے ہیں۔

تقریری صلاحیت کا نظام:۔ جامعہ نے طلبہ کے اندر تقریری صلاحیت پیدا کرنے کے لئے چار انجمنیں بنائی ہیں۔ جس میں تمام طلبہ کی شرکت ضروری ہوتی ہے۔ انجمن ہر ہفتہ کی شب عشاء کے بعد منعقد ہوتی ہے ہر انجمن میں آٹھ یا دس تقاریر صدر اور سیکرٹری کے زیر سرپرستی کی جاتی ہیں۔ یہ بات واضح رہے کہ ہر انجمن کا صدر اور سیکرٹری طلبہ میں سے ہوتے ہیں اور ان کا انتخاب مدرسہ کرتا ہے وہی اپنی انجمنوں کے بارے میں انتظامیہ کے سامنے مسئول ہوتے ہیں۔

شیخ الحدیث خطیب مولانا سعید الرحمٰن صاحب:۔ خطبہ مسنونہ کے بعد موصوف نے فرمایا کہ یہ خوشی کا موقعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مفتی صاحب کو ہمت دی اور انہوں نے اتنا اچھا نظام وضع کیا ہے۔ مفتی صاحب مجھ سے عمر میں چھوٹے ہیں لیکن علم میں ہم سے بڑے ہیں۔ ہمارے دادا علم کے ساتھ زیادہ محبت رکھتے تھے ہمیں یاد ہے کہ ان کی علم کے ساتھ کتنی زیادہ محبت تھی۔ اس محبت علمی کا نتیجہ ان کی نسل میں تسلسل کے ساتھ جاری ہے۔ مفتی صاحب دارالعلوم حقانیہ میں کافی عرصہ رہے دورہ حدیث میں تقریباً" 400 طلبہ ہوتے تھے۔ ایک مرتبہ میں نے ارادہ کیا کہ مفتی صاحب کو اوگی دارالعلوم سعیدیہ لے جاؤں لیکن حقانیہ میں طلبہ کی وہ رونق جب میں نے دیکھی تو میں نے ارادہ ترک کر دیا حقانیہ کے بعد اب یہاں پر منتقل ہو گئے ہیں۔ مفتی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دوست بھی

Scanned with CamScanner

ایسے مخلص دیئے ہیں ان کی جتنی تعریف کروں کم ہے
تقریر نہیں کر رہا ہوں بلکہ دل کی خوشی کا اظہار کر رہا ہوں ۔ موصوف نے فرمایا کہ میں
زیادہ ہوتے ہیں میں خوش ہوتا ہوں کیونکہ انگریزی ادارے انگریزوں کی خواہش ہے کہ یہ دینی ادارے جتنے
ایک دینی ادارہ سے اس کی محبت نہیں اس لئے تو شریعت نافذ نہیں ہوتی ۔
52 سال سے ہم جشن آزادی منا رہے ہیں ۔ حقیقت میں یہ اسلام سے آزادی ہے
کلنٹن اور کفار سے نہیں کیونکہ اسلام اب تک نافذ نہیں ہوا ۔ عدالت میں
انگریزی قانون ہے اور اب تک انگریزوں کی تعلیم جاری ہے طالبان نے پانچ سال
قبل اسلامی نظام نافذ کرنے کی تحریک شروع کی اب الحمد للہ تین چار صوبوں کے
علاوہ پورے افغانستان میں اسلامی قانون نافذ ہے ۔
اللہ تعالیٰ پاکستان کے علماء کو بھی توفیق دیدے کہ پاکستان میں اسلامی قانون نافذ ہو
جائے شریعت امن عامہ کا ضامن ہے ۔
شریعت
کے قانون میں یہ ہے کہ زمی کا قتل نہیں ہے بلکہ اسکی مال و جان کی حفاظت فرض
ہے ۔ قرآن و حدیث میں کافر کے قتل کا ذکر ہے کافر سے مراد حربی کافر ہے ۔ چہ
جائیکہ مسلمان مسلمان کو قتل کرے مسلمان واجپائی اور کفار کے مقابلہ میں تلوار
اٹھائے ۔ پاکستان کے 52 سال ہو گئے ہیں لیکن اب تک شریعت نافذ نہیں ہوئی بلکہ
کفر کا قانون ہے اس قانون پر لعنت ہے :۔
امیرالمؤمنین ملا محمد عمر اخوند نے فرمایا ہے کہ ایک بالشت جگہ بھی فتح ہو جائے تو اس
میں اسلام نافذ کروں گا افغانستان کی تحریک اللہ تعالیٰ پاکستان میں بھی شروع کرے ۔
ہم انگریز کے قانون پر لعنت بھیجتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ اس جامعہ کو دن دگنی اور رات
چگنی ترقی دے ۔

جامعہ کے مدیر مفتی غلام الرحمٰن صاحب :۔ خطبہ مسنونہ
معزز مہمانان گرامی ، علماء کرام اور مہمان خصوصی کو خوش آمدید کہنے کے بعد فرمایا کہ
تقاریر آپ نے سنیں بڑے بڑے علماء کرام تشریف فرما ہیں ۔ ان کی تقاریر سے بھی

مستفید ہوں گے لیکن وقت کی کمی کے باعث ہم معذرت کرتے ہیں ۔ میں بھی تقریر
نہیں چاہتا چند باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ موجودہ گلشن نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
محترم شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب نور اللہ مرقدہ کی دعاؤں کی برکت ہے ۔
دوسروں کو کہا کرتا ہوں کہ اہتمام نہ میرا شوق ہے اور نہ تمنا لیکن غیر اختیاری
میرے کندھوں پر بوجھ آیا ہے ۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس پر استقامت نصیب
ے ۔ اور گمراہی کا ذریعہ نہ بنائے ۔ اگر صرف مدرس ہوتا تو صرف نصاب کی
ب کا پڑھانا ہوتا جبکہ اہتمام کے ساتھ ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں ۔ موصوف نے
بار پھر مہمانوں کے آنے پر شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ میں سرپرستوں کو چند باتیں
ض کرنا چاہتا ہوں ۔ سرپرست حضرات یہ خیال نہ کریں کہ میری یہ ذمہ داری تھی
بچہ مدرسہ کے حوالہ کیا ۔ اساتذہ کرام بہت خدمات انجام دے رہے ہیں ان کے
تعلیمی ڈگریاں بہت ہیں لیکن انہوں نے یہ تمام چیزیں آپ کے بچوں کی خاطر
ڑ دی ہیں تو نہ صرف اساتذہ بلکہ آپ بھی اس میں شریک ہوں گے ۔ اپنے
ں کی تربیت اور اخراجات کے سلسلے میں فکرمند رہیں گے ہمارے اکابرین کا ایک
ج تھا اللہ تعالیٰ وہ ہمیں بھی نصیب فرمائیں ۔ چند دن پہلے بدھ کے درس میں
رت تھانوی رحمتہ اللہ علیہ کے ملفوظات طلبہ کو سنا رہا تھا حضرت تھانوی رحمتہ اللہ
تے ہیں کہ پانچ پانچ اور دس دس روپوں سے جو کچھ ہوتا ہے ہزاروں روپوں سے
ہ نہیں ہوتا ایک آدمی میرے پاس آیا اور کہا کہ میں مسجد بنانا چاہتا ہوں لیکن میں
ے کہا کہ خود اپنے پیسوں سے نہ بنانا بلکہ غریبوں کا پیسہ بھی اس میں شامل کرنا ان
پاس خلوص ہوتا ہے ۔ اور تمہارے پاس فلوس (پیسہ) ہوتا ہے اگر کوئی اس سال
رجسٹر دیکھے تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں محتاج نہیں کیا ہے یہ تمام ان مخلصین کی دعاؤں
برکت ہے ۔ لیکن اس کے ساتھ آپ بھی جامعہ کے تمام طلبہ کو اپنے بچوں کی
ں سمجھ کر اس کے بارے میں فکرمند رہیں ہمیں اس پر مجبور نہ کریں کہ دوسروں
ے در پر جاکر ان سے مانگیں اپنے دوستوں سے رابطہ کریں اگر اس کی طاقت بھی نہ

ہو تو مدرسہ کے لئے دعائیں کریں ۔

مہمان خصوصی مولانا قاری نور محمد صاحب :۔ موصوف کراچی میں مقیم ہیں ۔ اور پیر طریقت مولانا عبدالمالک صاحب ﷫ کے خادم خاص اور خلیفہ اجل ہیں ۔ خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا کہ یہ پہلی مرتبہ ہے کہ میں ایک علمی مجلس میں بیان کر رہا ہوں یہ انہی کا خلوص ہے کہ موقع دیا اللہ تعالی ان کو جزائے خیر دے دنیا کے تمام مدارس ہمارے مدارس ہیں تمام مسلمانوں پر فرض ہے کہ ان کی حفاظت اور تعاون کریں ۔ ان مدارس میں مخلصین کی جماعت پیدا ہوتی ہے ہمارا دارالعلوم دیوبند کے ساتھ تعلق ہے ۔ مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء نے اخلاص کے ساتھ اس کی بنیاد رکھی ان کی اخلاص کا فیض جاری رہا فقہاء اور محدثین وغیرہ پیدا ہوتے رہے ۔ آج بھی اگر مدارس پر نظر رکھیں تو آپ کو علماء دیوبند ہی ملیں گے ۔ اور یہ وہ علماء دیوبند ہیں جنہوں نے انگریزوں کو ملک سے نکال دیا ہے بد قسمتی سے پاکستان آزاد ہو گیا ہے لیکن اسلام نافذ نہ ہوا بلکہ آج تک انگریز کا قانون نافذ ہے اس کے علاوہ فتوی دیتے ہیں کہ افغانستان میں خون خرابہ ہو رہا ہے ۔

اصل چیز اخلاص ہے آپ جو بھی کام کریں تو اللہ تعالی کی رضا کے لئے کریں اللہ تعالی کی سو فیصد کی مدد آپ کے ساتھ ہوگی ۔ اگر ایٹمی طاقت ہوں یا نہ ہوں لیکن جو کام اللہ تعالی کی رضا کے لئے ہو آپ کے پاس ظاہری وسائل بھی نہ ہوں تب بھی کامیاب ہوں گے اللہ اکبر پڑھتے ہیں لیکن دل میں یقین نہیں تو اس سے عمل نہیں آتا اللہ اکبر اذان میں اس لئے پڑھا جاتا ہے کہ ساری طاقت اللہ تعالی کے پاس ہے شمس و قمر کا نظام اللہ تعالی کے قبضہ قدرت میں ہے ۔ عرش پر اللہ تعالی کا قبضہ ہے اگر مخلوق میں طاقت ہو تو یہ اخلاص کا نتیجہ ہے ۔

دارالعلوم دیوبند آج تک چل رہا ہے یہ ہمارے حکمران ہم سے ڈرتے ہیں کہ ان مدارس میں دہشت گرد پیدا ہوتے ہیں تو یہ اس لئے ڈرتے ہیں کہ ان مدارس سے

... پیدا ہوتے ہیں تو یہ کفار کے لئے ایٹم بم ہے اس لئے کہتے ہیں کہ ان مدارس پر ... بند کردو اگر یہ امداد بند کریں تو انشاء اللہ تعالی مدارس اور بھی چمکیں گے مدینہ ... میں منافقین نے کہا کہ لا تنفقوا على من عند رسول الله حتى ينفضوا ... کچھ خرچ مت کرو کہ جو لوگ رسول اللہ ؐ کے پاس ہیں یہاں تک کہ آپ ہی ... منتشر ہو جائیں گے ۔ لیکن اللہ تعالی نے جواب دیا کہ ولله خزائن السموت والارض ۔ ترجمہ :۔ اور اللہ کیلئے ہیں زمین اور آسمانوں کے تمام خزانے ... کسری کے تخت کا مالک بنا دیا تمام سے گذارش ہے کہ وہ اپنے آپ میں اخلاص پیدا کریں ۔ قیامت کے دن دو دفتر قائم ہوں گے لم (یہ کام کیوں کیا ؟) اور کیف (کیسے کیا ؟) لم میں اخلاص کی طرف اور کیف سے سنت طریقے کی طرف اشارہ ہے

شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ نے دھلی جامع مسجد میں وعظ فرمایا فارغ ہوئے سیڑھیوں پر ایک دیہاتی سے ملاقات ہوئی اس نے ایک آہ بھری کہ میں آپ کی تقریر سننے کے لئے آیا ہوں آپ نے کہا کہ آپ کو بھی سنا دوں گا تو اس کو وہی تقریر دوبارہ سنائی کسی نے کہا کہ ایک کو تقریر سنائی فرمایا پہلے بھی ایک کے لئے سنا رہا تھا اب بھی ایک کے لئے سنائی اور مقبولیت کے لئے یہی دو چیزیں ہیں ۔

حضرت مفتی صاحب میں اخلاص ہے ۔ اللہ تعالی تمام مہتممین ، اساتذہ اور طلبین میں اخلاص پیدا فرمائیں ہمارا مقصود اللہ تعالی کی رضا ہے جیسے ملا محمد عمر فرماتے ہیں ۔ کہ ہم کسی کو راضی کرنے یا ناراض کرنے کے لئے نہیں بلکہ ہم صرف اللہ تعالی کی رضا کے لئے اور اس کے دین کے نفاذ کے لئے یہ کرتے ہیں چند طلبہ سے کام شروع ہوا اور اللہ تعالی نے اس میں برکت ڈال دی ۔

علامہ یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ایک شخص نورانی قاعدہ اخلاص سے پڑھا کر جنت جا سکتا ہے اور بخاری شریف بغیر اخلاص سے پڑھا کر جنت نہیں جا

بقیہ صفحہ ۴۳۶

دنیا راہ گذر ہے

از افادات شیخ الحدیث حضرت مولانا فداء الرحمن درخواستی دامت برکاتہم

عن عبداللہ بن عمرؓ قال اخذ رسول اللہ ﷺ بمنکبی فقال کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میرے دونوں کندھے پکڑ کر ارشاد فرمایا کہ دنیا میں مسافر کی طرح رہو بلکہ چلتے مسافر کی طرح۔

یہ مبارک حدیث جوامع الکلم میں سے ہے۔یعنی الفاظ مختصر اور تشریح بہت زیادہ۔اللہ تعالی نے انسان کو تمام کائنات سے اشرف بنایا اور اس کا مقصد بھی اعلی بتایا۔فرمایا میں نے سارا جہاں تیرے لئے بنایا اور تجھے میں نے اپنی عبادت اور رضاجوئی کے لئے بنایا۔انسانی زندگی کی تمام منازل صرف اس لئے ہیں کہ وہ اپنے پروردگار کی طلب میں کوشاں رہے اور اس کی مرضی کا طالب رہے۔انسان بادشاہ ہو یا فقیر' امیر ہو یا غریب' اگر اللہ تعالی کی عبادت اور یاد میں مصروف رہا تو کامیاب ہے ورنہ ناکام ہے۔

سرور کائنات ﷺ نے امت کو نہایت ہی عجیب انداز میں ہدایت فرمائی کہ دنیا مسافر خانہ ہے یہاں کسی نے بھی ہمیشہ نہیں رہنا۔جو آیا ہے وہ جانے کے لئے ہی آیا ہے اور جو گیا ہے پھر واپس نہیں آیا۔چند دن کی زندگی کے لئے بڑی بڑی عمارتیں اور بے انتہا مال و دولت جمع کرنا کم عقلی کا کام ہے۔دنیا کے لئے اتنی محنت کرو جتنا دنیا میں رہنا ہے اور آخرت کے لئے اللہ تعالی کی رضا کے لئے اتنی محنت کرو جتنا آخرت میں رہنا ہے۔

جگہ جی لگانے کی یہ دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

مسلسل

دار فانی کی سجاوٹ پر نہ جا
نیکیوں سے اپنا اصلی گھر سجا

آخرت میں تمام مراحل سے (وزن اعمال کے وقت پل صراط سے گذرنے کے وقت) آسانی سے گذرنا ہے تو اس مبارک ارشاد کو یاد رکھ کہ دنیا میں مسافرانہ زندگی بسر کر۔تو مسافر ہے' مسافر کی شناسائی لوگوں سے کم ہوتی ہے' سامان کم ہوتا ہے' تعلقات بہت کم ہوتے ہیں' عام لوگوں کے تعلقات کی وجہ سے جو روحانی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں (مثلاً حسد' کینہ' بغض' لڑائی جھگڑا وغیرہ) وہ بھی کم ہوں گی۔مسافر کو اپنے منزل مقصود پر نظر رہتی ہے اور وہ منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے ہر وقت بے قرار رہتا ہے۔مسافر سفر میں اپنے مال و دولت' دکان و مکان' خویش و اقارب میں مشغول نہیں رہتا' صرف منزل مقصود حاصل کرنا چاہتا ہے۔

اے میرے مسلم بھائی! تیرا اصل مقصود اللہ تعالی کی عبادت اور اس کی رضا ہے۔اس لئے ہر ایک چیز سے جو یاد الہی روکنے والی ہے دور رہو۔دنیا کی نیرنگیاں اور شادابیاں تیری راہ میں رکاوٹ نہ بنیں اور تجھے تیرے اصلی مقصود سے فراموش نہ کردں۔یہ دنیا ہزار داماد ہے نہ کسی کی بنی ہے نہ بنے گی۔کبھی ایک کو کنگن پہناتی ہے پھر اس سے اتار کر دوسرے کو دیتی ہے۔

بہار دنیا ہے چند روزہ یہاں نہ چل سر اٹھا اٹھا کر
خدا نے ایسے کروڑوں نقشے بگاڑ ڈالے بنا بنا کر

چاہے کوئی تخت و تاج کا مالک ہو یا رستم دوراں ہو' کسی کو ناز نہیں کرنا چاہیے۔اللہ تعالی کی بے نیازی سے ڈرتا ہے اللہ رب العزت قادر مطلق ہیں۔جسے چاہتے ہیں ایک آن میں گدائی سی بادشاہی دے دیتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں ایک آن میں بادشاہ سے گداگر بنا دیتے ہیں۔

مسلسل

عطر مٹی کا جو نہ ملتے تھے
گردش چرخ سے ہلاک ہوئے
تاج میں ٹکتے تھے جن کے جوہر
رشک یوسف جو تھے جہاں میں حسین
ہر گھڑی منقلب زمانہ ہے

جو نہ دھوپ میں کبھی نکلے
استخاں تک بھی ان کے خاک ہو
ٹھوکریں کھاتے ہیں وہ کار
کھا گئے ان کو آسمان و ز
اور یہی دنیا کا کارخانہ

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جب صبح کرو تو شام تک امیدیں مت باندھو اور جب شام کرو تو صبح تک امیدیں مت باندھو- آج تو ہم چندروزہ زندگی کے لئے حلال و حرام کی تمیز بھی نہیں کرتے- جائز و ناجائز کو بھی نہیں دیکھتے- جو کچھ تم دنیا میں رشوت و سود خوری سے بنا رہے ہو یہ سب کچھ دوسروں کے لئے کر رہے ہو- کیوں اپنے آپ کو دوسروں کی وجہ سے ہلاکت میں ڈال رہے ہو- خالی ہاتھ جیسے آئے تھے خالی ہاتھ جا گے- فرعون و ہامان، شداد و نمرود و قارون کون خزانے اپنے ساتھ لے گیا- لہذا اپنے پروردگار سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو- دنیا و مافیہا کی محبت دل سے نکال کر اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ کی محبت کو دل میں جگہ دو-

دا غافل نہ ہو یکدم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے
باغیچے چھوڑ کر خالی زمیں اندر سمانا ہے
وہ بھائی بدن تیرا جو لیٹے سیج پھولوں
یہی ہوگا ایک دن جس کو کیڑوں نے کھانا ہے

اصلی مقصد حاصل کرنے میں کانٹا آتے ہی اسے ہٹا دے- دنیا کی راحتیں جس روپ میں بھی کر تجھے خراب کرنے کی کوشش کریں اسے ٹھوکر مار دے- سرور کائنات ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے پر چل کر اپنی آخرت کو بہتر بنا اور اپنے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اسوہ حسنہ کو اپنا کر دنیا میں مسافروں کی طرح رہ کر اللہ تعالیٰ کو راضی کر- تاکہ دنیا و آخرت میں ہمیشہ کی راحت حاصل ہو-

۲۳۲

بنوں
برانڈ
ٹریڈ مارک
معیار میں اعلیٰ
توابل الادم
سولہ اجزاء مجموعہ ۱۶
بنوں
سالن مصالحہ
مرچ سرخ، دھنیا، ہلدی، لہسن، میتھی، زیرہ، کالی مرچ
دار چینی، جلوتری، الائچی کلاں، امچور، انار دانہ، تیز پتہ
جائفل، لونگ، اور ٹماٹر پاؤڈر
تیار کردہ:- حاجی مقبول الرحمٰن، شاقیاز خان
گل آباد کالونی دلہ زاک روڈ پشاور - پاکستان

Scanned with CamScanner